

## روحانی جنگ کے بارے دور جدید کی فرضی کہانیاں۔ پارت 1

### Modern Myths About Spiritual Warfare, Part 1

موجودہ دور میں ”روحانی جنگ“ کا عنوان کلیسا میں معروف ہو رہا ہے۔ لیکن بد قدمتی سے جو سکھایا جاتا ہے اس کا پیشتر حصہ کلام کے مفہاد ہے۔ جس کے نتیجہ میں دنیا میں بہت سے خادم روحانی جنگ کے بارے جو تعلیم دیتے ہیں اور عمل کرتے ہیں باخصل اسے بیان نہیں کرتی۔

بلاشبہ کوئی چیز ہے جسے باخل کے مطابق روحانی جنگ کہتے ہیں اور یہی شاگرد بنانے والی فشری کرتی اور تعلیم دیتی ہے۔ اس باب میں اور اگلے باب میں عام فہم غلط نظریات جو کہ شیطان اور روحانی جنگ کے بارے میں ہیں، میں وہ بیان کروں گا۔ یہ باب میں نے اپنی تحریر کردہ کتاب ”شیطان اور روحانی جنگ کے بارے دور جدید کی فرضی کہانیاں“ سے لیا ہے۔

### کہانی نمبر ۱: ابدیت میں خدا اور شیطان کے درمیان جنگ ہوئی، آج بھی

#### کائنات میں غصے کے ساتھ یہ جدوجہد جاری ہے

یہ کہانی اس مضبوط اور نیادی حقیقت سے متفاہد ہے جو کہ باخل بیان کرتی ہے کہ خدا قادر مطلق ہے۔ یسوع نے فرمایا کہ خدا کی بدولت تمام چیزیں ممکن ہیں (متی ۲۶:۱۹)۔ یہ میاہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ اس کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے (یہ میاہ ۳۲:۱۷)۔ کوئی شخص یا کوئی بھی طاقت اسے اپنا رادہ پورا کرنے سے نہیں روک سکتا۔

(۲۔ کرنتھیوں ۲۰؛ ایوب ۲۱:۲؛ ۲۲:۱۰)

یرمیاہ کے وسیلہ سے خدا نے کہا ”۔۔۔ کیونکہ مجھ سا کون ہے؟ کون ہے جو میرے لیے وقت مقرر کرے؟ اور وہ چہ وہا کون ہے جو میرے مقابل کھڑا ہو سکے؟“ (یرمیاہ ۵۰:۴)

جیسا کہ باخل تصدیق کرتی ہے کہ خدا قادر مطلق ہے تو پھر یہ کہنا کہ خدا اور شیطان کی جنگ تھی یا ہے، اس بات کی دلیل ہے کہ وہ قادر مطلق نہیں ہے۔ اگر خدا نے کچھ حصہ کھوایا شیطان نے اس پر تھوڑا سا غالبہ پایا تو پھر یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ قادر مطلق نہیں ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے۔

#### شیطان کی طاقت پر یسوع کا تبصرہ

### Christ's Commentary on Satan Power

یسوع نے ایک دفعہ شیطان کا آسمان سے گرانے جانے کے بارے میں بیان کیا جو کہ نہیں یہ سمجھتے میں معاون ہو گا کہ شیطان

کی قادر مطلق خدا کے مقابلے میں کیا طاقت ہے۔ ”وہ ستر خوش ہو کر پھر آئے اور کہنے لگے اے خداوند تیرے نام سے بدر و حیں بھی ہمارے تالع ہیں۔ اس نے ان سے کہا میں شیطان کو بھی کی طرح آسمان سے گرتا ہواد کچھ رہا ہوں۔“

(لوقا: ۱۷-۱۸)

جب قادر مطلق خدا نے آسمان سے شیطان کو خارج کیا تو وہ اس کی ندمت نہیں کر سکتا تھا۔ یوسف نے اسکی نشیہ بھلی سے دی۔ تاکہ شیطان کے گرائے جانے کی رفتار کے بارے میں بتاسکے۔ وہ راب کی طرح نہیں گرا گیا بلکہ بھلی کی مانند۔ ایک لمحہ پہلے وہ آسمان پر تھا اور دوسرے لمحے غائب تھا۔

اگر خدا خود شیطان کو اتنی جلدی نکال سکتا ہے تو اس میں کوئی شب نہیں کہ اس کے خادم بھی جلدی اور آسانی سے بدر و حیوں کو نکال سکتے ہیں۔ یوسف کے پہلے شاگردوں کی طرح آج بھی سیحیوں میں شیطان کی طاقت کے بارے میں احترام پایا جاتا ہے لیکن وہ خدا کی طاقت کے بارے میں نہیں سوچتے جو اس سے بھی کئی گناہ ہے۔ خدا غائب ہے اور شیطان خلق ہے۔ اس لیے خدا کے ساتھ شیطان کا کوئی مقابلہ نہیں۔

## وہ جنگ جو بھی نہیں ہوئی تھی

### The War That Never Was

یہ بات ہمارے کافیوں کو عجیب محسوس ہو گی کہ خدا اور شیطان کی بھی جنگ نہیں ہوئی۔ ہاں ان کے مختلف مقاصد ہیں اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ مخالف ہیں۔ جب طرفین میں سے ایک فرقیں بہت طاقتور ہو تو ان کے درمیان جنگ نہیں ہو سکتی۔ کیا مٹی کا کیڑا تھی سے لڑ سکتا ہے؟ شیطان بھی مٹی کا کیڑا ہے، یہ بالکل کمزور سا ہے۔ وہ اتنے طاقتور حریف سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے حریف نے اسے اتنی تیزی سے آسمان سے خارج کیا جتنی تیزی سے بیکلی۔ کوئی جنگ نہیں تھی صرف اخراج ہوا تھا۔ خدا قادر مطلق ہے، شیطان تھوڑی سی بھی بات خدا سے نہیں چھپا سکتا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ اگر خدا شیطان کو کچھ کرنے کی اجازت دیتا ہے تو اپنی الٰہی مرضی کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ جب ہم اس عنوان کے بارے میں بائبل سے مزید مطالعہ کریں گے تو یہ سچ اور واضح ہو گا۔ وچھپ بات تو یہ ہے کہ مااضی میں بھی شیطان پر خدا کی الٰہی قوت کا مظاہرہ کیا گیا اور مستقبل میں بھی کیا جائے گا۔ مکافہ میں بھی ہم پڑھتے ہیں کہ ایک فرشتہ جس کے ہاتھ میں اتحاد گز ہے کی بھی اور بڑی زنجیر ہے وہ شیطان کو ہزار سال کے لیے باندھے گا۔ (مکافہ: ۲۰-۳)

مستقبل کے حوالہ جات اس بات کی عکاسی نہیں کرتے کہ خدا اور شیطان کی جنگ ہو گی۔ جیسا کہ مااضی کے بارے میں تصور کیا جاتا ہے۔ نوٹ کریں کہ شیطان اپنی قید نہیں توڑ سکتا، خدا صرف اسے اپنے مقصد کے لیے چھوڑتا ہے۔ (مکافہ: ۹-۲۰)

## ”آسمان پر جنگ“، مستقبل میں کیا ہو گا؟

### What About the Future "War in Heaven"?

اگر یہ درست ہے کہ خدا اور شیطان کے مابین کبھی جنگ نہیں ہوئی تو پھر ہم مستقبل میں شیطان کے ساتھ جنگ کے بارے میں

پڑھتے ہیں (مکافہ ۲۰:۷۔۹)۔ یہ اچھا سوال ہے اور آسانی سے اس کا جواب دیا جاسکتا ہے۔ نوٹ کریں کہ یہ جنگ میکائیل اور اس کے فرشتوں کے اور شیطان اور اس کے فرشتوں کے درمیان ہو گی۔ خدا کے بارے میں نہیں بیان کیا گیا کہ وہ اس جنگ میں شامل ہو گا۔ اگر وہ شامل ہو گا تو یہ جھگڑا شاید ہی جنگ کہلائے، کیونکہ خدا قادر مطلق ہے اور اپنے مخالف کو لمحوں میں ختم کر سکتا ہے جیسا کہ اس نے ثابت کیا۔

میکائیل اور اس کے فرشتے قادر مطلق نہیں ہیں اس لیے ان کے اور شیطان اور اس کے فرشتوں کے ماہین جنگ ہو سکتی ہے، کچھ جو کے لیے ان کی جنگ ہو گی۔ لیکن وہ اتنے طاقت ور ہیں کہ شیطان اور اس کے فرشتوں پر غالب آسکیں۔

خدا خود کیوں نہیں اس جنگ میں شامل ہوتا، کیوں اس نے اپنے فرشتوں کے ذمہ یہ جنگ لگادی ہے؟ اس کے بارے میں مجھے کچھ اندازہ نہیں۔ خدا قادر مطلق جانتا ہے کہ اس کے فرشتے شیطان پر غالب آسکتے ہیں اس لیے وہ اس جنگ میں شامل نہیں۔

بلاشبہ یسوع کے دنوں میں خدا چند لمحوں میں بے دین کنعانیوں کو نیست و نابود کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے یہ کام اسرائیلیوں کو دیا۔ خدا جو چند لمحوں میں کر سکتا تھا اس نے انہیں سونپا کہ وہ مہینوں میں اسے سرانجام دیں۔ اور یہ خدا کو زیادہ پسند تھا، کیونکہ اس میں اسرائیلیوں کے ایمان کا تقاضہ تھا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ وہ مستقبل میں آسمان پر ہونے والی جنگ میں بھی شخصی طور پر شامل نہ ہو گا۔ تاہم باہم ہمیں اس کے بارے میں نہیں بتاتی۔

کسی دن میکائیل اور اس کے فرشتوں اور شیطان اور اس کے فرشتوں کے ماہین جنگ ہو گی لیکن ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ خدا قادر مطلق نہیں ہے یا اسرائیلیوں کا کنعانیوں سے جنگ کرنا ہمیں یہ سوچنے پر مائل کرے کہ خدا قادر مطلق نہیں ہے۔

## کیا صلیب پر یسوع نے شیطان کو شکست نہیں دی؟

### Was Not Satan Defeated by Jesus on the Cross

آخر کار خدا اور شیطان کی جنگ کی پہلی کہانی میں، میں عام طور پر استعمال ہونے والے الفاظ ”یسوع نے صلیب پر شیطان کو شکست دے دی ہے“ کا جائزہ لو گا، باہم کہیں بھی بیان نہیں کرتی کہ یسوع نے شیطان کو صلیب پر شکست دی ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یسوع نے شیطان کو شکست دی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے ماہین جنگ ہوئی تھی۔ جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ خدا قادر مطلق نہیں اور شیطان مکمل طور پر اس کے اختیار میں نہیں تھا۔ تاہم انہیں باہم کے مطابق اور طریقوں سے بیان کر سکتے ہیں کہ یسوع کے صلیب پر مصلوب ہونے سے شیطان پر کیا رونما ہوا۔ مثال کے طور پر باہم بیان کرتی ہے کہ اس کی موت کے ویلے سے جو عمر بھرموت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار ہے انہیں چھڑائے۔

(عربانیوں ۱۵:۲-۱۳)

کس حد تک یسوع نے شیطان کو بے اختیار کیا ہے؟ واضح ہے کہ شیطان کو بالکل بے اختیار کر دیا ہے ورنہ یوحنہ کبھی یہ نہ لکھتا؟ ہم جانتے ہیں کہ ہم خدا سے ہیں اور ساری دنیا اس شریر کے قبضہ میں پڑی ہوئی ہے۔ (۱۔ یوحنہ:۱۹)

عمر انبیوں ۲:۱۵ کے مطابق شیطان کو ”موت کی طاقت“ سے بے اختیار کر دیا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟ پائبیں تین طرح کی موت کا ذکر کرتی ہے: روحانی موت، طبعی موت اور دوسرا موت (ابدی موت) جیسا کہ ہم اوائل ایواں میں دوسرا موت (ابدی موت) کے بارے میں پڑھتے ہیں جو کہ: (مکافہ ۲:۲۰؛ ۲۲:۲۱؛ ۸:۲۰) میں بیان ہے اور یہ وہ وقت ہے جب بے ایمان لوگ آگ کی جیلیں میں ڈالے جائیں گے۔

طبعی موت اس وقت رونما ہوتی ہے جب انسان کی روح پرواز کر جائے۔ اور بدن کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

روحانی موت سے مراد انسانی روح کی حالت ہے جو کہ روح القدس کے وسیلہ سے نئے سے پیدا نہیں ہوئی ہے۔ روحانی طور پر مردہ شخص کی روح خدا سے منتقل ہو کر گناہ کی فطرت اختیار کر لیتی ہے۔ سادہ لفظوں میں شیطان کے ساتھ مل جاتی ہے۔ افسیوں ۲:۳ میں پاپوں روحانی طور پر مردہ شخص کا خاک پیش کرتا ہے:

”اور اس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور اپنے گناہوں کے سبب سے مردہ تھے۔ جن میں تم پیشتر دنیا کی روشن پر چلتے تھے اور ہوا کی عملداری کے حاکم یعنی اس روح کی پیروی کرتے تھے جو اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے۔ ان میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جسم کی خواہشوں میں زندگی گزارتے اور جسم اور عقل کے ارادے پورے کرتے تھے اور دوسروں کی مانند طبعی غصب کے فرزند تھے۔“

پاپوں افسیوں کی کلیسیاء کو لکھتا ہے کہ وہ اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ تھے۔ وہ طبعی طور پر مردہ لوگوں کی بات نہیں کر رہا کیونکہ وہ طبعی طور پر زندہ لوگوں سے ہم کلام تھا۔ اس لیے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ روحانی زندگی کی بات کر رہا ہے۔ انہیں روحانی طور پر کس نے ہلاک کیا تھا؟ یہ ان کے قصور اور گناہ تھے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ خدا نے آدم سے کہا تھا جس دن تو نے گناہ کیا تو مرا (پیدائش ۲:۷) خدا طبعی موت کی بات نہیں کر رہا تھا بلکہ روحانی موت کی بابت کہہ رہا تھا۔ جس دن آدم نے وہ پھل کھایا وہ طبعی طور پر نہ مرا، بلکہ روحانی طور پر مرگیا بجہہ طبعی طور پر وہ سینکڑوں سال زندہ رہا۔

پاپوں افسیوں کی کلیسیاء کو لکھتا ہے کہ وہ روحانی طور پر مردہ لوگ ہیں اور دنیا کی روشن پر چلتے ہیں اور ہوا کی عملداری کے حاکم کی پیروی کرتے ہیں۔

ہوا کی عملداری کا حاکم کون ہے؟ یہ شیطان ہے، وہ تاریک دنیا کا حاکم ہے اور بری روحوں کا کمانڈر اچھیف ہے۔ افسیوں ۲:۱۶ میں ان بری روحوں کے عہدے بیان کیے گئے ہیں۔

پاپوں لکھتا ہے اس کی روح اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے۔ نافرمانی کے فرزندوں سے مراد بے ایمان لوگ ہیں جن کی فطرت میں گناہ ہے۔ پاپوں بیان کرتا ہے کہ وہ غصب کے فرزند تھے (افسیوں ۲:۳) پھر وہ واضح کرتا ہے کہ شیطان ان میں کام کرتا ہے۔ تم اپنے باپ امیں سے ہو۔ غیرنجات یافتہ لوگ اس بات کو تسلیم کریں یا نہ کریں کہ وہ شیطان کو یعنی اس کی تاریک بادشاہت کی پیروی کرتے ہیں۔ اس کی بری تاثیریں اور خود غرضانہ فطرت ان کی مردہ روح میں سکوت کرتی ہے۔ شیطان ان کا روحانی باپ اور خدا ہے۔ اس لیے یوں نے غیرنجات یافتہ مذہبی راہنماؤں سے کہا ”تم اپنے باپ امیں سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اس

میں سچائی ہے نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔ (یوحنا: ۸: ۲۳) یہ غیرنجات یافتہ شخص کی بے کیف تصویر ہے وہ روحانی طور پر مردہ زندگی بس کر رہا ہے، وہ شیطان کی فطرت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ بڑی طبعی موت کی طرف بڑھ رہا ہے جس سے وہ خالق ہے۔ وہ مانے یانہ مانے وہ ایک دن بری ابدی موت مریگا۔ جب اسے آگ کی جھیل میں ڈالا جائے گا۔

یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ روحانی، طبعی اور ابدی موت گنہگاروں پر خدا کا غضب ہے اور شیطان یہ سب کچھ کروانے والا ہے۔ خدا نے شیطان کو حکم دیا کہ وہ تاریکی پر اور ان سب پر جو تاریکی سے لگا ڈر کھٹے ہیں حکمرانی کرے۔ (یوحنا: ۱۹: ۳) درحقیقت خدا نے شیطان سے کہا جو میری اطاعت نہیں کرتا تو انہیں قابو کر سکتا ہے۔ شیطان خدا سے باغی لوگوں پر خدا کے غضب کا آلہ کار ہے۔ کیونکہ سب نے گناہ کیا اور اس کے اثر میں ہیں، اس کی خواہشوں سے بھرے ہوئے ہیں اور اس کی خواہشوں کو پورا کرتے ہیں۔ (۲۔ تیجتھیس: ۲۶: ۲)

## ہماری غلامی کافدیہ

### The Ransom for Our Captivity

ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے انسانیت پر رحم کیا اور اس کے رحم کی بدولت اب کوئی بھی رحم بھری حالت میں نہیں ہے۔ کیونکہ یسوع کی مصلوبیت نے انسان کے قلمونچے کے طور پر الٰہی انصاف کا تقاضہ پورا کر دیا ہے اور اب ہم پر خدا کا قہر نہیں ہے اس لیے ہم شیطان کی غلامی سے آزاد ہیں۔ جب ہم خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو پھر ایک نیا روح ہمارے اندر آتا ہے اور شیطانی فطرت کو کھال چھینکتا ہے اور ہماری روح نیا چشم لیتی ہے (یوحنا: ۱۶: ۱۲) اور ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ خدا کی الٰہی فطرت میں شرکت کر سکیں۔ (۲۔ پطرس: ۱: ۳)

آئیے ہم اپنے سوال کی طرف چلتے ہیں۔ جب عربانیوں کے مصنف نے لکھا کہ یسوع نے اپنی موت کے ویلے سے ”نے“ بے اختیار کر دیا جس کے پاس موت کی طاقت تھی یعنی شیطان کو، اس کی مراد روحانی موت کی طاقت ہے جو کہ شیطان کے پاس ہر غیرنجات یافتہ شخص کے لیے تھی، اور یہ ان لوگوں کے لیے ختم ہو چکی ہے جو صحیح میں زندگی بس کرتے ہیں۔ ہم روحانی طور پر زندہ ہیں کیونکہ صحیح نے ہمارے گناہوں کا فدیہ دے دیا ہے۔

کیونکہ اب ہم روحانی طور پر مردہ نہیں رہتے اور نہ ہی شیطان کی حکمرانی میں ہیں، اس لیے ہمیں طبعی موت کا ڈالنہیں کیونکہ ہمیں پتہ ہے کہ کوئی چیز ہماری منتظر ہے یعنی ابدی زندگی۔ یسوع کی بدولت ہم دوسرا موت یعنی آگ کی جھیل سے آزاد ہو گئے ہیں۔ کیا یسوع نے شیطان کو صلیب پر نشست دی تھی؟ نہیں، کیونکہ یسوع اور شیطان کے مابین جنگ نہیں ہوئی تھی۔ یسوع نے شیطان کو نشست دی، اس نے اسے روحانی موت کی طاقت سے بے اختیار کر دیا تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کو اپنی غلامی میں رکھتا تھا۔ اب بھی شیطان غیرنجات یافتہ لوگوں پر اختیار رکھتا ہے لیکن جو صحیح میں ہیں ان پر اس کا اختیار نہیں ہے۔

## The Disarming of the Powers

یہ ہمیں پلوں کے اس بیان کو ”حکومتوں اور اختیاروں کو اپنے اوپر سے اتارنا“ سمجھنے میں معاون ہو گا۔ ”اس نے تمہیں بھی جو اپنے قصوروں اور جسم کی ناخونی کے سب سے مردہ تھے اس کے ساتھ زندہ کیا اور ہمارے سب قصور معاف کیے۔ اور حکموں کی وہ دستاویز مٹاڑا ای جو ہمارے نام پر اور ہمارے خلاف تھی اور اس کو صلیب پر کیلوں سے چڑ کر سامنے ہے ہٹادیا۔ اس نے حکومتوں اور اختیاروں کو اپنے اوپر سے اتار کر بر ملامتا شابنا بنا یا اور صلیب کے سب سے ان پر فتح یا بیکا شادیا نہ بجا یا۔“  
(کلیسوں ۱۳:۲-۱۵)

پلوں نے اس عبارت میں استغفار سے کام لیا ہے۔ پہلے حصہ میں اس نے تمام قصوروں کو دستاویز سے تشبیدی ہے۔ جو ہم ادا نہ کر سکتے تھے اور یسوع نے ادا کیا اور ہمارے گناہوں کو صلیب پر کیلوں سے چڑ دیا۔

دوسرے حصہ میں، ازبی بادشاہ نے انہیں شکست دیکر فتح کا شادیا نہ بجا یا۔ یہ بدرجھوں (حکومتوں اور اختیاروں) کا چھوٹا عہدہ ہے جو کہ باغی انسانوں کو غلام بنا لیتی ہیں۔ کیا اس عبارت کی بنیاد پر ہم یہ نہیں کہتے کہ یسوع نے شیطان کو شکست دی ہے؟ بیشک ہمیں ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اس عبارت میں پلوں استغفار سے کام لے رہا ہے۔ ہر تشبیدی میں ایک ایسا نقطہ ہوتا ہے جہاں موائزنتی غیر موائزنتی میں تبدل ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے بالکل کے ترجیھ میں پڑھا ہے۔

ہمیں کلیسوں ۱۳:۲-۱۵ میں پلوں کی تشبید کا محتاط طریقہ سے ترجیح کرنا ہو گا۔ واضح ہے کہ کوئی ایسی دستاویز نہیں تھی جس پر ہمارے گناہوں کے بارے میں لکھا گیا اور وہ صلیب پر چڑ دی گئی ہو۔ یہ صرف تشبیدی ہے کہ یسوع نے کیا حاصل کیا تھا۔

اسی طرح سے بدرجھیں جو کہ غیر مسلح ہوئی تھیں حقیقت میں ان کی تواریخ اور بکتر نہیں لیے گئے تھے اور نہ ہی یسوع نے گلیوں میں انہیں پر گنہ کرنے کا مظاہرہ کیا۔ پلوں نے تشبیدی الفاظ استعمال کیے ہیں کہ یسوع نے ہمارے لیے کیا حاصل کیا ہے۔ ہم ان بدرجھوں کے غلام تھے۔ ہمارے گناہوں کے لیے یسوع نے مرکہ ہمیں غلامی سے چھڑا لیا ہے۔ یسوع نے حقیقت میں نہ تو ان بدرجھوں سے لڑائی کی ہے اور نہ ہی انہوں نے جنگ کی ہے۔ وہ خدا کے حکم سے ہماری زندگیوں میں اپنی طاقت قائم کیے رہتی ہیں، ان کی جنگ ہمارے ساتھ تھی ناکہ یسوع کے ساتھ تھا ہم یسوع نے انہیں غیر مسلح کر دیا ہے۔ اب وہ ہمیں اپنا غلام نہیں بنا سکتیں۔

ہمیں یہ سونپنے کی ضرورت نہیں کہ بہت سال پہلے یسوع اور شیطان کے مابین جنگ ہوئی تھی اور آخر کار یسوع نے صلیب پر جنگ جیت لی۔ اگر ہم یہ کہیں کہ یسوع نے ابلیس کو شکست دی تو پھر ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اس نے ابلیس کو ہمارے لیے شکست دی نہ کہ اپنے لیے۔

ایک دفعہ ہمارے لان میں کتے کا بچہ میری نواسی کو خائف کر رہا تھا میں نے اس کتے کو ڈالنا تو وہ بھاگ گیا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ آپ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ وہ چھوٹا کتابیرے لیے خوف کی علامت نہیں تھا لیکن میری نواسی کے لیے تھا۔

اسی طرح سے یسوع اور شیطان کے بارے میں ہے۔ یسوع نے ہمارے پاس سے کہتے کہ کوچھ گایا ہے لیکن اس نے یسوع کو تنگ نہیں کیا تھا۔

کس طرح سے اس نے شیطان یا کتنے کو کوچھ گایا؟ ہمارے گناہوں کی سزا برداشت کر کے، خدا کے سامنے ہماری خطاؤں کا فدیا دیکر ہمیں خدا کے غصب سے رہائی دلا کر اور ان روحوں سے جنمیں خدا نے با غنی لوگوں کو غلام بنانے کا حکم دیا تھا۔ لیکن اب وہ ہمیں غلام نہیں بنائے گئے۔ خدا کی تجدید ہو۔ اب ہم اس مقام پر آپکے ہیں جہاں پر دوسرا کہانی شروع ہوتی ہے۔

## کہانی نمبر 2: روحانی میدان میں خدا اور شیطان کے فرشتوں میں مسلسل جنگ جاری ہے اس کے نتائج ہی ہماری روحانی جنگ کا تعین کرتے ہیں۔

ہم پہلے ہی مکافٹہ میں پڑھ پکھے ہیں کہ ایک دن میکائیل اور اس کے فرشتوں اور شیطان اور اس کے فرشتوں کے درمیان جنگ ہو گی۔ اس کے علاوہ باہل میں دانی ایل۔ اباب میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

данی ایل بیان کرتا ہے کہ وہ شاہ فارس خورس کے تیرے سال میں تین ہفتہ تک ماتم کرتا رہا پھر دریائے دجلہ پر اس کو فرشتہ ملا۔ تاکہ اس کو اسرائیل کے مستقبل کے بارے میں بتائے، ہم اس کے بارے میں گزشتہ باب کلیسیاء کا اٹھایا جانا اور آخر زمانہ میں پڑھ پکھے ہیں۔ اس گفتگو میں فرشتہ نے دانی ایل کو بتایا:

”تب اس نے مجھ سے کہا اے دانی ایل خوف نہ کر کیونکہ جس روز سے تو نے دل لگایا کہ مجھے اور اپنے خدا کے حضور عاجزی کرے تیری باتیں سنیں گے اور تیری باتوں کے سبب سے میں آیا ہوں۔ پر فارس کے موکل نے اکیس دن تک میرا مقابلہ کیا۔ پھر میکائیل جو مقرب فرشتوں میں سے ہے میری مد کو پہنچا اور میں شاہان فارس کے پاس رکارہا۔“ (دانی ایل ۱۳:۱۰-۱۲)

دانی ایل نے جانا کہ فرشتہ سے ملنے سے پیشتر تین ہفتے پہلے اس کی دعا سنی گئی تھی، لیکن فرشتہ کو اس تک پہنچنے میں تین ہفتے لگے۔ فرشتہ کی تاخیر کی وجہ ”فارس کا موکل“ تھا جو اس کا مقابلہ کرتا رہا۔ پھر میکائیل جو مقرب فرشتہ ہے اس نے آکر اس کا مقابلہ کیا۔

فرشتہ نے جانے سے پہلے دانی ایل سے کہا:

”تب اس نے کہا کیا تو جانتا ہے میں تیرے پاس کس لیے آیا ہوں؟ اور اب میں فارس کے موکل سے لڑنے کو واپس جاتا ہوں اور میرے جاتے ہی یونان کا موکل آیا۔ لیکن جو کچھ سچائی کی کتاب میں لکھا ہے تجھے بتاتا ہوں اور تمہارے موکل میکائیل کے سوا اس میں میرا کوئی مد دگار نہیں ہے۔“ (دانی ایل ۱۰:۲۰-۲۱)

کلام کی اس عبارت سے بہت سے حقائق سامنے آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے فرشتے قادر مطلق نہیں ہیں اور وہ شیطان کے فرشتوں سے لڑتے ہیں۔ دوسرا ہم دیکھتے ہیں کہ بعض فرشتے (جیسے میکائیل) زیادہ طاقتور ہیں۔

# وہ سوال جس کا ہمارے پاس جواب نہیں

## Questions for Which We Have No Answer

ہم پوچھ سکتے ہیں کہ خدا نے دانی ایل کو پیغام دینے کے لیے میکائیل کو کیوں نہ بھیجا تاکہ تمیں فرشتوں کی تاخیر نہ ہوتی؟ دراصل باسکن بھی بیان نہیں کرتی کہ خدا نے کیوں ایسے فرشتے کو پیغام دیکر بھیجا جو کہ میکائیل کی مدد کے بغیر فارس کے موکل کا مقابلہ نہ کر سکتا ہو۔ اس کے بارے میں ہمیں کوئی اندازہ نہیں کیونکہ خدا کسی بھی فرشتے کو پیغام دینے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ وہ بذات خود کیوں نہ گیا، یادا نی ایل سے ہم کلام ہوتا، یادا نی ایل کو قوت طور پر آسمان پر بلایتا؟ ہم اس کے بارے میں نہیں جانتے۔

لیکن کیا یہ حوالہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ خدا اور شیطان کے فرشتوں کے درمیان مسلسل جنگ جاری ہے؟ نہیں، اس سے یہ ثبوت متاثر ہے کہ ہزاروں سال پہلے خدا کے ایک کمزور فرشتے اور شیطان کے فرشتے جس کا نام ”فارس کا موکل“ تھا، ان کے ماہین جنگ ہوئی اور وہ بھی اگر خدا کی مرضی نہ ہوتی تو کبھی بھی یہ جنگ نہ ہوتی۔ پوری باکل میں فرشتوں کے ماہین دوسرا جنگ کا حوالہ مستقبل کی جنگ سے ہے جو کہ مکافہ میں قلبمند ہے اور صرف اتنا ہی ذکر ملتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی فرشتوں کے درمیان جنگ ہوئی ہو لیکن یہ ہماری قیاس آرائی ہوگی۔

## الف لیلوی کہانی

### A Myth Based Upon a Myth

کیا دانی ایل اور فارس کے موکل کا واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ روحانی جنگ اس بات کا تعین کرتی ہے کہ فرشتوں کے درمیان جنگ ہو؟ یہ نظریہ فرضی ہے (جو کہ چند حوالہ جات پر مبنی ہے) کہ فرشتوں کے درمیان مسلسل جنگ جاری ہے۔ وقتن طور پر ہم اس نظریے کو مان لیتے ہیں۔ کیا دانی ایل کی کہانی اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ ہماری روحانی جنگ کے نتیجے میں فرشتوں کے ماہین جنگ ہوتی ہے جو کہ اتفاق سے ہوتی ہے؟

جو لوگ اس واقعہ کو بیان کرتے ہیں وہ اکثر کہتے ہیں کہ اگر دانی ایل ایک دن کے بعد دعا کرنا چھوڑ دیتا تو کیا ہوتا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ کیا ہوتا کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ دانی ایل نے فرشتے کے آنے تک دعا کرنا چھوڑا۔ یہ سوال کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ہمیں قائل کیا جائے کہ دانی ایل کی مسلسل دعائے فرشتے کو اس جنگ میں کامیابی دی۔ اگر دانی ایل دعا کرنا چھوڑ دیتا تو وہ کبھی بھی فارس کے موکل کے پاس سے نہ گزر سکتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم دانی ایل کی طرح مسلسل روحانی جنگ میں دعا کرتے رہیں تاکہ خدا کے فرشتے پر کوئی دوسرا فرشتہ کا میابی حاصل نہ کرے۔

اول تو میں بتاتا چلوں کہ دانی ایل روحانی جنگ نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ خدا سے دعا کرتا رہا۔ یہ ذکر کہیں بھی نہیں پایا جاتا کہ اس نے کسی شیطانی فرشتے کو باندھا ہو یا کچھ کہا ہو یا ان سے لڑا ہو بلکہ دانی ایل کو اس فرشتے کے آنے سے پیشتر اس بات کا علم ہی نہیں

تحاکہ تین ہفتوں سے فرشتوں کے درمیان جنگ کاری ہے، اس نے وہ تین ہفتے دعا اور روزہ میں گزارے۔ آئیں ہم اس سوال کو اس طرح سے پوچھیں: اگر وانی ایل ایک یادووں کے بعد دعا کرنا چھوڑ دیتا تو کیا وہ فرشتہ اس تک پیغام لانے میں ناکام ہوتا؟

میں ایک اور بات واضح کر دوں کہ اس فرشتے نے دانی ایل کو نہیں کہا کہ تو نے اچھا کیا کہ دعا کو جاری رکھا اور نہ میں نہ آپتا۔ نہیں، فرشتہ نے اس کامیابی کا سہرا میکا تیل کو دیا۔ واضح ہے کہ خدا نے اس فرشتے کو اور میکا تیل کو بھیجا تاکہ دانی ایل کو اسرا تک مُستقبل کے بارے میں بتائے جو کہ اس مقصد کے لیے دعا اور روزہ میں تھا۔

یہفرضی بات ہے کہ اگر دانی ایل دعا اور روزہ چھوڑ دیتا تو خدا کہتا؟ اے دو فرشتوں میں نے تم میں سے ایک کو پہلے ہی دن دانی ایل کے لیے پیغام دیا تھا لیکن اب اس نے دعا اور روزہ چھوڑ دیا ہے لہذا اس پیغام کو رہنے والے تو پھر دانی ایل کی کتاب کا بارواں اور تیرھواں باب نہ ہوتا۔

بلاشبہ دانی ایل دعا میں مشغول رہا (روحانی جنگ میں نہیں) اور خدا نے اس کی دعا کے جواب میں فرشتہ بھیجا۔ ہمیں بھی دعا میں مشغول رہنے کی ضرورت ہے اور اگر اس کی مرضی ہوئی تو ہماری دعا کا جواب بھی فرشتہ کے وسیلے آ سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھیں کہ باقبال میں بہت سے واقعات ہیں جن میں خاص پیغامات دیئے گئے ہیں لیکن ان لوگوں نے ایک دفعہ بھی دعا نہیں کی تھی یا تین ہفتوں سے کم عرصہ کے لیے دعا کی تھی۔ ہمیں توازن رکھنے کی ضرورت ہے۔ بارہ خدا نے اپنے لوگوں کو فرشتوں کے وسیلے پیغامات دیئے لیکن کہیں بھی یہ ذکر نہیں ملتا کہ ان کی شیطان کے فرشتوں سے جنگ ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان فرشتوں کو پیغامات دینے کے لیے شیطان کے فرشتوں سے جنگ کرنا پڑی ہو لیکن ہم اس کے بارے میں نہیں جانتے کیونکہ باقبال اس کے بارے میں خاموش ہے۔ اب ہم تیسری عام فہم کہانی کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

### کہانی نمبر ۳: جب آدم نے گناہ کیا تو شیطان نے اس کا اختیار لے لیا

انسان کے گرنے سے شیطان کے ساتھ کیا ہوا؟ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ آدم کے گناہ سے شیطان کو مزید اختیار مل گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ آدم اس دنیا کا خدا تھا لیکن آدم کے گناہ کرنے سے شیطان نے یہ مرتبہ حاصل کر لیا اور اسے زمین پر اپنی مرضی کرنے کا اختیار مل گیا۔ خدا بھی شیطان کو روکنے سے باز رہا کیونکہ آدم کا قانونی حق تھا کہ وہ اپنا اختیار شیطان کو دے سکے، اور خدا کو اس معاهدے کی پاسداری کرنا پڑی۔ شیطان نے آدم کا اختیار لے لیا اور جب تک اس معاهدے کی مدت ختم نہ ہوگی خدا شیطان کو نہیں روک سکتا۔ کیا یہ کہانی پچی ہے؟ کیا شیطان نے آدم کا اختیار لے لیا ہے؟ بالکل نہیں۔ شیطان نے آدم کے گناہ کرنے پر مساوائے لعنت کے کچھ بھی حاصل نہیں کیا بلکہ اسے مارنے کی الہی سزا سنائی گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ باقبال نے نہیں کہا کہ آدم اس دنیا کا خدا تھا۔ وہم، باقبال یہ بیان نہیں کرتی کہ آدم کا قانونی حق تھا کہ وہ اپنا رتبہ کی کو قتل کرے۔ سو تم، باقبال یہ بیان نہیں کرتی کہ اس کا کوئی معاهدہ تھا جس نے ایک دن ختم ہوتا ہے۔ یہ تمام تصورات

بائل میں نہیں ملتے۔

آدم کیا ملکیت رکھتا تھا؟ پیدائش میں ہم پڑھتے ہیں کہ خدا نے آدم سے کہا کہ ”بچلو اور بڑھو اور زمین کو معمور و مکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کل جانوروں پر حجز میں پر چلتے ہیں اختیار کھو“، (پیدائش: ۲۸:۱)

خدا نے آدم سے نہیں کہا کہ تو زمین کا خدا ہے یا تو ہر چیز کو کنٹرول کر سکتا ہے جیسا کہ موسم یا آنے والے لوگوں کو اس طرح سے اور بہت کچھ۔ خدا نے آدم اور جو کو بطور پہلے بنی نوع انسان مچھلیوں، پرندوں پر اختیار دیا اور انہیں کہا کہ بچلو بڑھو اور زمین کو معمور و مکوم کرو۔

جب خدا نے انسان کی عدالت کی تو اس نے آدم کو نہیں کہا کہ تو نے زمین کا خدا ہونے کا اختیار کھو دیا ہے۔ اور نہ ہی اس نے یہ کہا کہ انہوں نے مچھلیوں اور پرندوں پر اپنا اختیار کھو دیا ہے۔ بلکہ آج بھی انسان ان چیزوں پر اپنا اختیار رکھتے ہوئے ہے۔ آج بھی بنی نوع انسان زمین کو معمور و مکوم کر رہے ہیں۔ آدم نے خدا کے دینے ہوئے اختیار میں سے کچھ بھی نہ گتوایا۔

## کیا شیطان اس جہان کا خدا نہیں ہے؟

### Isn't Satan "God of This World?

کیا پولوس نے شیطان کو اس جہان کا خدا نہیں کہا؟ اور یسوع نے اسے اس دنیا کا سردار نہیں کہا؟ ہاں، لیکن ان دونوں نے کوئی اشارہ نہیں دیا کہ آدم پہلے اس جہان کا خدا تھا یا شیطان نے آدم سے یہ اختیار حاصل کیا ہے۔

شیطان کا یہ خطاب ”دنیا کا خدا“ سے ہرگز یہ مطلب نہیں کہ شیطان جو چاہے وہ زمین پر کر سکتا ہے یا خدا سے روک نہیں سکتا۔ یسوع نے کہا: ”آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا“، (متی: ۱۸:۲۸)۔

اگر زمین کا کل اختیار یسوع کے پاس ہے تو پھر شیطان اس کے حکم سے ہی کچھ کر سکتا ہے۔

کس نے یسوع کو آسمان اور زمین کا کل اختیار دیا ہے؟ ضرور یہ اختیار خدا نے یسوع کو دیا ہے۔ اس لیے یسوع اپنے باپ سے کہتا ہے ”اے باپ آسمان اور زمین کے خداوند“، (متی: ۱۵:۱؛ لوقا: ۲۱:۱۰)۔ خدا نے جب سے زمین بنائی ہے اس وقت سے کل اختیار رکھتا ہے۔ اس نے ابتداء میں انسان کو تھوڑا اسما اختیار دیا اور انسان نے اسے نہیں گوایا ہے۔ جب بائل شیطان کو اس جہان کا خدا کہتی ہے تو اس کا مطلب ہے وہ لوگ جو غیر نجات یافتہ ہیں اس کی پیروی کرتے ہیں وہ ان کا خدا ہے۔ وہ تسلیم کریں یا نہ کریں وہ اس کی پوجا کرتے ہیں اور وہ ان کا خدا ہے۔

## شیطان کی پیشکش

### Satan's Real-Estate Offer?

یسوع کی آزمائش سے شیطان کی زیادہ تر ملکیت کے بارے میں اندازہ کیا جا سکتا ہے جو کہ متی اور لوقا میں قلمبند ہے۔ آئیں

لوقا میں پڑھتے ہیں کہ ہم کیا سیکھ سکتے ہیں:

”اور ابلیس نے اسے اوپر لے جا کر دنیا کی سلطنتیں بل بھریں میں دکھائیں۔ اور اس سے کہا کہ یہ سارا اختیار اور انگی شان و شوکت میں تجھے دے دوں گا کیونکہ یہ میرے سپرد ہے اور جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔ پس اگر تو میرے آگے سجدہ کرے تو یہ سب تیرا ہوگا۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔“  
(لوقا:۵-۸)

کیا اس واقعہ سے یہ مراد ہے کہ شیطان کا دنیا کی ہر چیز پر اختیار ہے یا آدم نے اپنا اختیار اس کے سپرد کر دیا یا خدا اس قابل نہیں کہ شیطان کو روک سکے؟ نہیں۔

ہم یسوع کے بیان ”جھوٹ کا باپ“ (یوحنا:۲۳) کو اپنے نظریے کی نمایاں بنائیں۔ شیطان کبھی کبھار تجھ بولتا ہے لیکن ہمیں خبردار ہوتا چاہیے کیونکہ وہ ہمیشہ خدا کے برخلاف چلتا ہے۔

دانی ایل چار باب میں ہم بوک لنضر بادشاہ کے بارے میں پڑھتے ہیں، وہ اپنے عہدے اور فتح کا غرور کرتا تھا۔ دانی ایل نے اسے بتایا کہ اسے حیوانوں کا سامان غلط کر دیا جائے گا تب اسے معلوم ہو گا کہ انسان کی مملکت میں خدا حکمرانی کرتا ہے  
(دانی ایل:۲۵)۔ اس کہانی میں چار دفعہ یہ بیان کیا گیا ہے۔ (دانی ایل:۲۷؛ ۳۲:۲۵؛ ۴:۵)

نوٹ کریں کہ دانی ایل نے اسے کہا کہ حق تعالیٰ انسان کی مملکت میں حکمرانی کرتا ہے۔ اس سے مراد ہے کہ خدا میں پر اختیار رکھتا ہے، کیا ایسا نہیں ہے؟ دانی ایل کا دعویٰ شیطان کے الفاظ سے، اختلاف رکھتا ہے۔ دانی ایل کہتا ہے خدا جس کو چاہتا ہے دیتا ہے، اور شیطان نے یسوع سے کہا جسے میں چاہوں سپرد کرو۔ (لوقا:۴)

آپ کس پر یقین کریں گے؟ میں ذاتی طور پر دانی ایل کی بات پر یقین کروں گا۔ تاہم اگر ہم اسے ایک اور زاویے سے دیکھیں تو ممکن ہے کہ شیطان تجھ بول رہا ہو۔

شیطان اس ”دنیا کا خدا“ ہے، جس کے بارے میں میں پہلے بتاچکا ہوں کہ وہ تاریکی کا حاکم ہے اس کی سلطنت ان لوگوں پر مشتمل ہے جو کہ خدا سے باغی ہیں۔ باہم بیان کرتی ہے ”ہم جانتے ہیں کہ ہم خدا سے ہیں اور ساری دنیا اس شریر کے قبضے میں پڑی ہوئی ہے۔“ (۱۔ یوحنا:۱۹)

جب شیطان اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ زمین پر اس کی حکمرانی ہے وہ جسے چاہے سلطنت دے دے، وہ صرف اپنی تاریک سلطنت کی بات کرتا ہے، جس کا زمینی سلطنت سے کچھ لیمن دین نہیں ہے۔ باہم بیان کرتی ہے کہ ابلیس کی بادشاہت میں بدر و حوالوں کے عہدے ہیں اور وہ اپنی بادشاہت میں اکنے عہدے بڑھا سکتا ہے کیونکہ وہ ان کا کائنٹ رانچیف ہے۔

(افسیوں ۱۲:۶)۔ اس ضمن میں شیطان نے یسوع مسیح کو اپنی بادشاہت میں دوسرے نمبر کے عہدے کی پیش کش کی تھی کہ وہ تاریک دنیا پر حکمرانی کر سکتا ہے۔ صرف یسوع کو اس کے سامنے جھک کر سجدہ کرنا تھا۔ لیکن یسوع نے اس کی پیش کش کو نکلا دیا۔

# شیطان کو یہ اختیار کس نے دیا؟

## Who Gave Satan His Authority

اس اختیار کے بارے میں کیا کہیں گے جس کا دعویٰ شیطان کرتا ہے کہ اسے اختیار دیا گیا ہے؟ یہ بالکل حقیقت ہے کہ شیطان جھوٹ بول رہا ہے لیکن فرض کرتے ہیں کہ وہ حق بول رہا ہے۔

غور کریں کہ شیطان نے نہیں کہا کہ آدم نے اسے اختیار دیا ہے۔ جیسے کہ ہم پہلے مطالعہ کر چکے ہیں کہ آدم نے اسے کچھ بھی نہیں دیا کیونکہ اس کے پاس شیطان کو دینے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ آدم مجھیلوں، پرندوں اور جانوروں پر اختیار رکھتا تھا۔ اگر شیطان یوسف کو بری روحوں اور غیر نجات یافتہ لوگوں پر حکمرانی کرنے کی پیش کش کر رہا تھا تو غالباً آدم کے پاس یہ اختیار نہ تھا جو شیطان کو ملا ہے۔ آدم کے تحقیق ہونے سے پیشتر شیطان گرائے ہوئے فرشتوں پر حکمرانی کرتا تھا۔

شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ لوگ جو خدا کی تابعداری نہیں کرتے انہوں نے اسے اختیار دیا ہے کہ وہ ان پر حکمرانی کرے، وہ جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں کہ وہ اس کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ خدا نے انہیں اس کے حوالہ کیا ہو۔ یہ ممکن ہے کہ خدا نے شیطان کو کہا ہو ”تیرا تھجے اور تیری بدر و حوش کو میری طرف سے اجازت ہے کہ جو میری اطاعت نہیں کرتے ان پر حکمرانی کرو“۔ یہ آپ کو یہ ماننا گزیر ہو گا لیکن بعد میں آپ شیطان کے دعویٰ کی بیہی وضاحت دیکھیں گے۔ اگر خدا واقعی انسان کی سلطنت میں حکمرانی کرتا ہے (دانی ایل: ۲۵: ۲۵) تو پھر انسان پر شیطان کا اختیار خدا کی طرف سے دیا گیا ہے۔

شیطان صرف تاریکی پر حکمرانی کرتا ہے جسے ”باغیوں کی بادشاہت“ کہہ سکتے ہیں۔ وہ ان پر اس دن سے حکمرانی کرتا ہے جس دن وہ آسمان سے خارج کیا گیا تھا اور یہ آدم کے تحقیق ہونے سے بہت پیشتر ہوا تھا۔ آدم کے گناہ سے پہلے یہ صرف باغی فرشتوں پر مشتمل تھی لیکن جب آدم نے گناہ کیا تو وہ باغی سلطنت میں شامل ہو گیا پھر شیطان کی حکمرانی صرف باغی فرشتوں تک ہی نہ رہی بلکہ باغی انسانوں پر بھی وہ حکمرانی کرنے لگا۔

آدم کے تحقیق ہونے سے پیشتر ہی شیطان کی تاریک سلطنت قائم تھی اس لیے ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ آدم کے گناہ کرنے سے شیطان کو کوئی اختیار ملا تھا۔ جب آدم نے گناہ کیا تو وہ باغی بادشاہت میں شامل ہو گیا جس پر شیطان حکمرانی کرتا تھا۔

## کیا خدا گرنے کے عمل سے حیران ہوا؟

## Was God Surprised by the Fall

شیطان کا اختیار حاصل کرنے کے نظریے کا ایک اور نقص یہ ہے کہ کیا خدا گرنے کے عمل سے بے خبر تھا؟ جس کی وجہ سے وہ پریشان ہوا۔ کیا خدا اس بات سے بے خبر تھا کہ شیطان آدم اور حوا کی آزمائش کرے گا اور انسان گمراہ ہو جائے گا؟ اگر خدا قادر مطلق ہے تو پھر اسے معلوم ہو گا کہ کیا وہ نہما ہو گا۔ اس لیے بالکل ہمیں بتاتی ہے کہ خدا نے انسان کی مخصوصی کا بندوبست انسان کی

(متی ۲۵:۳۲؛ اعمال ۲:۲۳-۲۷؛ ۳:۲۳-۲۸)۔ کرنٹھیوں ۲:۷-۸؛ افسیوں ۳:۸-۱۱؛ تیجھیں ۱:۸-۱۰؛ مکاشفہ ۱:۱۳)۔ خدا نے جب شیطان کو تخلیق کیا تو اس وقت وہ جانتا تھا کہ یہ گرایا جائے گا اور اسی طرح جب خدا نے آدم اور حوا کو تخلیق کیا تو اس وقت بھی وہ جانتا تھا کہ وہ گمراہ ہو جائیں گے۔ یہی طرح بھی ممکن نہیں کہ شیطان خدا کے ساتھ مکر کر کے وہ اختیار حاصل کر سکتا ہے جو خدا سے نہیں دینا چاہتا۔

میں یہ کہہ رہا ہوں، کیا خدا چاہتا ہے کہ شیطان اس جہان کا خدا ہو؟ ہاں، اس وقت تک جب تک وہ اس کے مقصد کو پورا کرے۔ اگر خدا چاہے کہ شیطان زمین پر کوئی حرکت نہ کرے تو وہ اسے روک سکتا ہے جیسا کہ ہم مکاشفہ ۱:۲۰ میں پڑھتے ہیں اور ایک دن وہ ایسا کریگا۔

میں یہ نہیں کہہ رہا ہا کہ خدا چاہتا ہے کہ کوئی شخص شیطان کے قبضے میں رہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہر کوئی نجات پائے اور شیطان کی حکمرانی سے چھوٹ جائے (اعمال ۱۸:۲۸، افسیوں ۱:۱۳، تیجھیں ۲:۲-۳۔ پطرس ۹:۳)۔ تاہم خدا شیطان کو اجازت دیتا ہے کہ وہ ان لوگوں پر حکمرانی کرے جوتا رکی سے پیار کرتے ہیں۔ (یوحنا ۱۹:۳) جو کہ مسلسل خدا سے سرکشی کرتے ہیں۔

کیا ہم ان لوگوں کے لیے کچھ کر سکتے ہیں تاکہ وہ شیطان کی بادشاہت سے فیکیں؟ ہاں، ہم ان کے لیے دعا کر سکتے ہیں اور انہیں توبہ کی دعوت دے سکتے ہیں تاکہ وہ انجلیل پر ایمان لا سیں (جیسا کہ یسوع نے ہمیں حکم دیا ہے)۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ شیطان کے اختیار سے باہر آ جائیں گے۔ لیکن اگر ہم سوچیں کہ ان بری تاثیروں کو گردیں جو کہ ان لوگوں کو جو جگہ سے ہوئے ہیں تو یہ غلط ہوگا۔ اگر لوگ تارکی میں رہنا چاہتے ہیں تو خدا انہیں رہنے دے گا۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اگر کسی شہر کے لوگ ان کے پیغام کو نہ سنیں تو وہ اپنے جو تھجھاڑ کر دوسرا سے شہر کروانہ ہو جائیں (متی ۱۰:۱۳)۔ اس نے انہیں یہ حکم نہیں دیا کہ وہ اس شہر میں رہیں اور ابليسی قوتوں کو گردیں تاکہ لوگ پر اثر ہو جو انسان توبہ نہیں کرتا اور اس کی طرف راغب نہیں ہوتا تو خدا انہیں بری روحوں کے حوالے کر دیتا ہے۔

## شیطان پر خدا کے الہی اختیار کا ایک اور ثبوت

### Further Proof of God's Supreme Authority Over Satan

بہت سے حوالہ جات ہیں اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ شیطان اور انسان پر خدا کا اختیار ختم نہیں ہوا۔ بالکل بارہا تقدیق کرتی ہے کہ خدا کا ہمیشہ شیطان پر اختیار رہا ہے۔ شیطان صرف وہی کر سکتا ہے جو خدا سے اجازت دیتا ہے۔ اس حقیقت کے لیے ہم پہلے پرانے عہد نامہ کا جائزہ لیں گے۔

ایوب کی کتاب کے پہلے دو ابواب اس بات کی عدمہ مثال ہیں کہ خدا شیطان پر اختیار رکھتا ہے۔ اس میں ہم پڑھتے ہیں کہ خدا کے تخت کے سامنے شیطان ایوب پر الزم تراشی کرتا ہے۔ روئے زمین پر اس وقت وہ کامل شخص تھا، اس لیے یہی بات ہے کہ وہ شیطان کا ہدف تھا۔ خدا جانتا تھا کہ شیطان اسے آزمائنا چاہتا ہے (ایوب ۸:۸)۔ اس نے ایوب پر لگائے گئے الزم

کے بارے میں کہا کہ وہ صرف اس لیے تھے یاد کرتا ہے کیونکہ تو نے اسے برکت دی ہے۔ (ایوب: ۹-۱۲)

شیطان نے کہا کیا تو نے اس کے چوگرداپی باڑنیں لگائی ہوئی اور اس نے درخواست کی تو اسے ہٹا دے۔ جس کے نتیجے میں خدا نے شیطان کو ایک خاص حد تک اسے اذیت دینے کی اجازت دی۔ ابتداء میں شیطان اسکے بدن کو نہیں چھوکتا تھا۔ بعد میں خدا نے اسے اجازت دی کہ وہ اس کے بدن کو چھوکلتا ہے لیکن اس کی جان کو ختم نہیں کر سکتا۔ (ایوب: ۵-۶)

یہ حوالہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ شیطان اپنی مرضی نہیں کر سکتا۔ وہ ایوب کی چیزوں کو اس وقت تک نہ چھوکتا جب تک خدا نے اسے اجازت نہ دی۔ وہ ایوب کی صحبت کو اس وقت تک ضرر نہ پہنچا سکا جب تک اسے خدا نے حکم نہ دیا۔ اور وہ ایوب کو مارنے کا کیونکہ خدا نے اسے اجازت نہ دی۔ آدم کے گرنے سے اب تک خدا کا شیطان پر اختیار ہے۔

## ساؤل پر بری روح خدا کی طرف سے تھی

### Soul's Evil Spirit " From God"

پرانے عہد نامہ میں شیطان کو خدا اپنے غصب کے لیے استعمال کرتا تھا۔ ہم سمائل ۱۴:۱۳ میں پڑھتے ہیں ”اور خداوند کی روح ساؤل سے جدا ہوئی اور خداوند کی طرف سے ایک بری روح اسے ستانے لگی۔“ یہ صورت حال واضح کرتی ہے کہ خدا ساؤل بادشاہ کو تنبیہ کرنا چاہتا تھا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس فقرے سے کیا مراد ہے ”خدا کی طرف سے ایک بری روح؟“؟

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بری روح خدا کے پاس آسمان پر رہتی ہے یا خدا نے شیطان کی کسی روح کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ ساؤل کو تھنگ کرے؟ میرے خیال میں باائل کی تعلیم کے مطابق بہت سے مسیحی دوسرا جواب سے تتفق ہونگے۔ باائل بیان کرتی ہے کہ وہ بری روح خدا کی طرف سے تھی کیونکہ وہ بری روح بواستہ خدا کی تنبیہ کا نتیجہ تھی۔ اس سے ہم جانتے ہیں کہ بری روح میں بھی اس کے اختیار میں ہیں۔

قصۂ ۹:۲۳ میں ہم پڑھتے ہیں ”تب خدا نے ابی ملک اور سکم کے لوگوں کے درمیان ایک بری روح چھیجی اور اہل سکم ابی ملک سے دغabaزی کرنے لگے۔“ خدا نے ابی ملک اور سکم کے لوگوں کے درمیان بری روح چھیجی تاکہ ان کے برے اعمال کے نتیجے میں ان پر آفت آئے۔ یہ بری روح آسمان سے نہیں تھی بلکہ شیطان کی سلطنت سے تھی اور اسے حکم دیا گیا کہ وہ چند برے لوگوں کے خلاف کام کرے۔ بری روح میں خدا کی مرضی کے خلاف کسی کو تھنگ نہیں کر سکتیں۔ اگر یہ تھنگ تو پھر خدا قادر مطلق نہیں ہے۔ پھر ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ آدم کے گناہ سے شیطان کو کوئی اختیار نہیں ملا، جس کی بدولت وہ خدا کے اختیار سے باہر ہو گیا ہو۔

## نئے عہد نامہ میں شیطان پر خدا کے اختیار کی مثال

### New Testament Examples of God's Power Over Satan

نیا عہد نامہ شیطان کا اختیار حاصل کرنے کے نظر یئے کی تردید کرنے کی اضافی مثال پیش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم لوقا ۹:۶ میں پڑھتے ہیں کہ یسوع نے اپنے بارہ شاگروں کو بدر وحوں پر اختیار دیا۔ پھر لوقا ۱۰:۱۹ میں یسوع نے فرمایا ”دیکھو میں نے تم کو اختیار دیا کہ سانپوں اور بیکھوں کو چلاؤ اور دشمن کی ساری قدرت پر غالب آؤ اور تم کو ہرگز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچا گا۔“ (لوقا ۱۰:۱۹)

اگر یسوع نے انہیں شیطان پر اختیار دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس اختیار تھا۔ شیطان خدا کے اختیار میں ہے۔ پھر ہم یسوع کو لپڑس سے یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں ”شمعون! شمعون!“ دیکھ شیطان نے تم لوگوں کو مانگ لیا تاکہ گیہوں کی طرح پھکلے، (لوقا ۲۲:۳۱)۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ شیطان خدا کی مرضی کے بغیر شمعون و نبیس پھک سکتا تھا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان خدا کے اختیار میں ہے۔

## شیطان کی ہزار سالہ قید

### Satan's Thousand-Year Prison Term

جب ہم مکافہ ۲۰ باب میں شیطان کے باندھے جانے کے بارے میں پڑھتے ہیں تو ہاں اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ آدم کے معاهدے کی مدت ثقہ ہو گئی ہے۔ اس قین کی بڑی سادھی وجہ بتائی جاتی ہے تاکہ وہ قوموں کو گمراہ کر سکے۔ (مکافہ ۳:۲۰)

دلچسپ بات یہ ہے کہ ہزار سالہ قید کے بعد شیطان کو رہا کیا جائے گا تاکہ وہ قوموں کو گمراہ کر سکے (مکافہ ۸:۲۰)۔ وہ گمراہ قومیں یروشلم پر حملہ کرنے کے لیے جمع ہو گئیں جہاں یسوع حکومت کرتا ہوا گا۔ جب وہ شہر کو گھیر لیں گے تو آسمان سے آگ نازل ہو گی جو انہیں بھرم کر دے گی۔ (مکافہ ۹:۲۰)

کیا کوئی اس بات کو تسلیم کریگا کہ ہزار سال کے بعد آدم کے معاهدے کی تھوڑی سی مدت باقی ہے جس کی وجہ سے خدا شیطان کو پھر چھوڑے گا؟ ایسا خیال کرنا فضول ہے۔ ہم اس عبارت سے ایک دفعہ پھر یہ دیکھتے ہیں کہ خدا کا شیطان اور اس کی تاثیروں پر کمل اختیار ہے اور وہ انہیں الٰہی مرضی کو پورا کرنے کے لیے گمراہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

یسوع کی ہزار سالہ بادشاہت میں شیطان اپنا کام نہیں کر سکتا گا وہ کسی کو گمراہ نہ کر سکتا گا۔ تاہم ایسے لوگ ہو گئے جو ناظر ہری طور پر اس کی بادشاہت کے حق میں ہوئے گے مگر اندر سے وہ اس کا تختہ اللہ ناجاہیں گے۔ لیکن وہ تختہ نہیں اٹھیں گے کیونکہ وہ لوہا کے عصا سے حکمرانی کرتا ہے۔ (مکافہ ۱۵:۱۹)

لیکن جب شیطان کو چھوڑا جائے گا تو وہ ان لوگوں کو گمراہ کریگا اور وہ اس ناممکن اور احمق حرکت کی کوشش کریں گے۔ جب

شیطان ان لوگوں کو گراہ کرے گا تو لوگوں کے دلوں کے ارادے ظاہر ہونے لگے پھر خدا یہے لوگوں کی عدالت کر لے گا جو کہ اس کی بادشاہت میں نہیں رہ سکتے۔

شاید یہی ایک وجہ ہے کہ آج بھی خدا شیطان کو گراہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ہم اس کے بارے بعد میں تحقیق کریں گے کہ خدا کا شیطان کے لیے مکمل منصوبہ کیا ہے، لیکن ابھی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ خدا نہیں چاہتا کہ کوئی گراہ رہے۔ لیکن وہ جانتا چاہتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں کیا ہے۔ شیطان ان لوگوں کو گراہ نہیں کر سکتا جو سچائی کو جانتے اور یقین رکھتے ہیں۔ لیکن خدا نہیں گراہ کرنے کی اجازت دیتا ہے جن کے دل سچائی کو رد کرتے ہیں۔

پلوں نے خالف مسیحی کے بارے میں لکھا:

”اس وقت وہ بے دین ظاہر ہو گا جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تحلی سے نیست کر دیگا۔ اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ۔ اور ہلاک ہونے والوں کے لیے ناراتی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہو گی اس واسطے کے انہوں نے حق کی محبت کو اختیار نہ کیا۔ جس سے ان کی نجات ہوتی۔ اسی سبب سے خدا ان کے پاس گراہ کرنے والی تاثیر بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ کو حق جانیں۔ اور جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراتی کو پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں گے“۔ (۲- تحلیلیوں ۸:۱۲)

غور کریں ”خدا ان کے پاس گراہ کرنے والی تاثیر کو بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ کو حق جانیں“۔ گراہ ہونے والے لوگ وہ ہیں جو حق کا یقین نہیں کرتے، اس سے مراد ہے کہ ان کے پاس اور کوئی موقع نہیں لیکن وہ انہیں کوابھی بھی رد کرتے ہیں۔ شیطان خالف مسیح کو اس قابل کریگا کہ وہ بڑے بڑے نشان اور عجائب سب دیکھا سکتے تاکہ مسیح کو رد کرنے والے گراہ ہو۔ خدا کا اهم مقصد صرف یہ ہے کہ ان لوگوں کی عدالت ہو۔ اسی کے لیے آج بھی خدا لوگوں کو گراہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

اگر خدا کا زمین پر شیطان سے کام لینے کا مقصد نہ ہوتا تو وہ اسے کائنات میں کہیں بھی پھینک سکتا تھا۔ پطرس ۲:۳ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ کچھ فرشتوں کو پہلے ہی خدا نے جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تاکہ عدالت کے دن تک حراست میں رہیں۔ ہمارا قادر مطلق خدا شیطان اور اس کے فرشتوں کے فرشتوں کے ساتھ بھی اپنے الٰہی مقصد کے لیے ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن بہت سالوں پیشتر خدا نے شیطان اور اس کے فرشتوں کو زمین پر اپنے مقاصد کے حصول کے لیے رکھا۔

## بدرو جیں عذاب سے ڈرتی ہیں

### The Demons Fear of Torment

جبکہ ہم اپنی اس کہانی کے اختتام پر ہیں تو آخری مثال گدر نبیوں کے بدرجہ گرفتہ آدمیوں کے بارے میں پڑھیں گے:

”جب وہ اس پار گدر نبیوں کے ملک میں پہنچا تو دوآدمی جن میں بدرجہ میں قبروں سے نکل کر اس سے ملے۔ وہ ایسے نند مزاج تھے کہ کوئی اس راستے سے گذر نہیں سکتا تھا۔ اور دیکھو انہوں نے چلا کر کہا اے خدا کے بیٹے ہمیں تھے سے کیا کام؟ کیا تو

اس لیے یہاں آیا ہے کہ وقت سے پہلے ہمیں عذاب میں ڈالے؟“ (متی ۸:۲۸-۲۹)

یہ کہانی اکثر وہ لوگ بیان کرتے ہیں جو اس نظریے کی تشبیہ کرتے ہیں کہ شیطان نے اختیار حاصل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان بدرجوں نے یسوع سے عدل کی ایکل کی تھی کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ انہیں آدم کے اختیار کی مدت ختم ہونے سے پیشتر عذاب میں نہیں ڈال سکتے یعنی وہ وقت جب وہ اور شیطان آگ کی چھیل میں ہمیشہ کے لیے ڈالے جائیں گے۔

لیکن حقیقت اس کے بر عکس ہے۔ وہ جانتی تھیں کہ یسوع کے پاس اختیار ہے کہ وہ انہیں کسی بھی وقت عذاب میں ڈال سکتا ہے، اسی لیے انہوں نے اس سے رحم کی بھیک مانگی۔ واضح ہے کہ وہ خائف تھیں کہ خدا کا بیٹا شایدی انہیں عذاب میں ڈال دے۔ اوقات رسول بیان کرتا ہے کہ انہوں نے اس سے منت کی کہ ہمیں عذاب میں نہ ڈال (لوقا ۳۱:۸)۔ اگر شیطان کے اختیار کے پیش نظر یسوع کو یہ حق نہ ہوتا تو وہ بدرجیں اس سے خائف نہ ہوتیں۔

وہ بدرجیں جانتی تھیں کہ وہ یسوع کے رحم و کرم پر ہیں جیسا کہ ان کی منت سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اس سے منت کی ہمیں اس علاقے سے باہر نہ کر (مرقس ۵:۱۰)۔ انہوں نے اس سے منت کی کہ ہمیں عذاب میں نہ ڈال (لوقا ۳۱:۸) انہوں نے یسوع سے منت کی کہ ہمیں وقت سے پہلے عذاب میں نہ ڈال۔

## کہانی نمبر 4: شیطان کا بحثیت اس جہان کا خدا، تمام روئے زمین پر اختیار ہے، بمعہ انسانی حکومت، قدرتی آفات اور موسم

۲۔ کرنٹھیوں ۲:۳ میں پولوس شیطان کو اس جہان کا خدا کہتا ہے اور یسوع اسے دنیا کا سردار کہتا ہے (یوحنا ۱۲:۳۱؛ ۱۳:۳۰؛ ۱۶:۱۱)۔ ان خطابات کی بدلت سے لوگ فرض کرتے ہیں کہ شیطان کا زمین پر مکمل کنٹرول ہے۔ بے شک ہم نے کام مقدس سے بھی اس فرضی کہانی کے بارے میں پڑھا ہے اور اس کہانی کی غلط بنیاد کو واضح کیا ہے۔ لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ ہم مزید اس کے بارے میں مطالعہ کریں تاکہ بہتر طور پر جان سکیں کہ شیطان کی محدودی طاقت ہے۔ ہمیں محتاط ہونا چاہیے کہ ہم صرف ان چار جو الہ جات کی بنیاد پر ہی نہ اسے خدامانیں جو کہ اسے اس جہان کا خدا کہتے ہیں۔

اگر ہم باعمل کامطالعہ کریں تو ہم جانتے ہیں کہ یسوع نے شیطان کو ”دنیا کا سردار“ کہا ہے لیکن اس نے آسمان باپ کو ”آسمان اور زمین کا خداوند“ بھی کہا ہے (متی ۱۱:۲۵؛ لوقا ۲۱:۱۰)۔ اگر پولوس نے اس کو اس جہان کا خدا کہا ہے تو اس نے خدا کے بارے میں کہا ”آسمان اور زمین کا مالک“ (اعمال ۷:۲۳)۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پولوس اور یسوع یہ نہیں چاہتے کہ ہم یہ سوچیں کہ شیطان کا زمین مکمل کنٹرول ہے۔ اس کا اختیار محدود ہے۔ ان لفظوں کا اتیاز اس مقتصاد جو اے ہوتا ہے زمین اور دنیا۔ اکثر ہم یہ الفاظ ایک ہی معنی کے طور پر استعمال کر لیتے ہیں لیکن یونانی میں ان دونوں کا مطلب فرق ہے۔ جب ہم ان دونوں کا مطلب جان لیں گے تو خدا اور شیطان کے اختیار کا فرق ہمارے سامنے اور واضح ہو جائیگا۔

یسوع نے خدا کو زمین کا خدا کہا۔ یونانی میں زمین کے لیے لفظ (ge) استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے طبی سیارہ، جس پر ہم رہتے ہیں۔ اس سے انگلش کا لفظ (Geography) نکلا ہے۔

یسوع نے کہا شیطان دنیا کا سردار ہے۔ دنیا کے لیے یونانی لفظ (Kosmos) استعمال ہوا ہے جو کہ بنیادی طور پر حکم یا تنظام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ طبی سیارہ کی بجائے لوگوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے اکثر مسیحی یہ کہتے ہیں کہ شیطان اسی دنیا کے نظام کا خدا ہے۔ اس وقت خدا کا دنیا پر مکمل کنٹرول نہیں ہے کیونکہ اس کا دنیا کے تمام لوگوں پر اختیار نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے ہر بشر کو حق دیا ہے کہ وہ اپنا خدا خود چنے۔ اور بہت سے لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی ہے۔ انسان کی حق خود را دیتے ہی خدا کا منصوبہ تھا۔

پلوس نے دنیا کے لیے مختلف الفاظ استعمال کیے اس نے یونانی لفظ (aion) استعمال کیا ہے۔ جس کا مطلب "زمانہ" ہے، جو کہ وقت کی انتہائی کرتا ہے۔ خدا موجودہ زمانے کا خدا ہے۔

اس سے کیا مراد ہے؟ زمین ایک طبی سیارہ ہے جس پر ہم رہتے ہیں۔ دنیا سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہ زمین پر رہ رہے ہیں اور خاص طور پر وہ لوگ جو یسوع کی پیروی نہیں کرتے۔ وہ شیطان کے چੱگل میں ہیں اور گناہ بھری زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم جو مسیحی ہیں ہمارے بارے میں کہا گیا ہے "ہم دنیا میں ہیں، لیکن دنیا" کے نہیں "ہیں (یوحنا ۱: ۱۲)۔ ہم تاریک سلطنت کے باسیوں کے ساتھ رہ رہے ہیں لیکن حقیقت میں ہم نور کی بادشاہی کے رہنے والے ہیں یعنی خدا کی بادشاہی۔ ہمیں ہمارے سوال کا جواب مل گیا ہے، سادہ لفظوں میں خداۓ واحد اس زمین پر اختیار کرتا ہے۔ شیطان خدا کی اجازت سے صرف "دنیا کے نظام" پر یعنی تاریکی کی حکومت کے باسیوں پر اختیار کرتا ہے۔ اس لیے یوحنار رسول لکھتا ہے "ساری دنیا اس شریر کے قبضے میں پڑی ہوئی ہے"۔ (۱۔ یوحنا ۵: ۱۹)

اس سے یہ مراد نہیں کہ خدا کا دنیا پر اختیار نہیں ہے یاد نیا کے نظام پر یا اس دنیا کے لوگوں پر۔ دنی ایل بیان کرتا ہے "انسان کی سلطنت میں وہ حکمرانی کرتا ہے اور جس کو چاہے دیتا ہے" (دانی ایل ۳: ۲۵)۔ وکسی بھی شخص کو سفر ازا و ذلیل کر سکتا ہے۔ وہ انسانی سلطنت میں حکمرانی کرتا ہے اور اس نے اپنے اختیار کے ساتھ شیطان کو جازت دی ہے کہ وہ ان لوگوں پر حکمرانی کرے جو اس سے سرکشی کرتے ہیں۔

## شیطان کی پیشکش پر نظر ثانی

### Satan's Offer Considered

زمین اور دنیا کے امتیاز سے ہم یسوع کی آزمائش کو، بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔ شیطان نے یسوع کو "پل بھر میں دنیا کی سلطنتیں دکھائیں"۔ شیطان یسوع کو کوئی سیاسی عہدہ کی پیش کش نہیں کر رہا تھا جیسا کہ صدر یاوزیر اعظم شیطان انسانی حکمرانوں کو ذلیل یا سفر ازا نہیں کر سکتا، لیکن خدا کر سکتا ہے۔

ممکن ہے کہ شیطان نے یسوع کو اپنی تاریک سلطنت دکھائی ہو۔ اس نے یسوع کو مختلف علاقوں میں اپنا نظام حکومت دکھایا اور باغی انسان بھی جو کہ اس کا بہف ہیں۔ شیطان نے اس کو اپنی تاریک سلطنت پر اختیار حاصل کرنے کی پیش تھی۔ اگر یسوع اس کی فرمائش تسلیم کر لیتا تو یقیناً یسوع کا تاریک سلطنت میں دوسرا عہدہ ہوتا۔

## خدا کا زمینی حکومتوں پر اختیار

### God's Control Over Earthly, Human Governments

آئیں ہم پہلے خدا کا زمینی حکومتوں پر اختیار کا جائزہ لیں تاکہ شیطان کے اختیار کی حد کو جان سکیں۔ زمینی حکومتوں میں شیطان تھوڑا سا اختیار رکھتا ہے کیونکہ وہ غیر نجات یافتہ لوگوں پر اختیار رکھتا ہے اور عموماً غیر نجات یافتہ لوگ ہی بر سر اقتدار ہوتے ہیں۔ لیکن یقینی طور پر خدا انسانی سلطنتوں میں حکمرانی کرتا ہے شیطان ایک حد تک مداخلت کر سکتا ہے، وہ بھی خدا کی مرضی سے

ہم پہلے ہی دانی ایل کی معرفت خدا کا نبود نظر کو پیغام پڑھ کچے ہیں۔ یہ بہت واضح ہے آئیں پھر سے اس کا جائزہ لیں۔ نبود نظر اپنی کامیابی اور طاقت کے باعث تکبر کرنے لگا، اس لیے خدا نے فیصلہ کیا کہ اسے نیچا کرے تاکہ وہ جانے ”حق تعالیٰ انسان کی سلطنت میں حکمرانی کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے دیتا ہے“ (данی ایل ۲۵:۳)۔ واضح ہے کہ خدا ہی نے اسے یہ کامیابی و کامرانی عطا کی تھی۔ یہ حقیقت ہر یہڑ کے لیے ہے۔ پولوس رسول زمینی حکومتوں کے متعلق لکھتا ہے ”کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہوا اور جو حکومتوں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں“۔ (رومیوں ۱۳:۱)

خدا کے پاس کل کائنات کا اختیار ہے۔ اگر کسی کے پاس کوئی اختیار ہے تو وہ خدا کا عطا کر دے ہے۔

برے حکمرانوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا پولوس کا مطلب ہے کہ خدا نے انہیں یا اختیار دیا ہے؟ جی ہاں۔ اسی خط کے شروع میں پولوس لکھتا ہے ”کیونکہ کتاب مقدس میں فرعون سے کہا گیا ہے کہ میں نے اسی لیے تجھے کھڑا کیا ہے کہ تیری وجہ سے اپنی قدرت ظاہر کروں اور میراث نام تمام رُدی زمین پر مشہور ہو“۔ (رومیوں ۹:۱۷)

خدا نے اپنے مقصد اور جلال کو ظاہر کرنے کے لیے فرعون کو اقتدار دیا۔ تاکہ وہ مجرمات کر کے اپنی قدرت کو ظاہر کرے۔ اس نے فرعون کی سخت ولی کی بدولت اپنی قدرت کو ظاہر کیا۔ کیا یہ حقیقت یسوع اور پیلاطس کی گفتگو سے عیان نہیں ہوتی؟ تجب ہے کہ یسوع نے اس کے سوالوں کا جواب نہیں دیا تھا۔ پیلاطس نے اس سے کہا تو مجھ سے بولتا نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا کہ مجھے تجھ کو چھوڑ دینے کا بھی اختیار ہے اور مصلوب کرنے کا بھی اختیار ہے؟ (یوحنا ۱۰:۱۹)

یسوع نے اس سے کہا ”اگر تجھے اوپر سے نہ دیا جاتا تو تیرا مجھ پر کچھ اختیار نہ ہوتا“۔ (یوحنا ۱۱:۱۹)

خدا پیلاطس کی بُذولی کے بارے میں پہلے ہی خدا جانتا تھا، اس نے اسے سفرزاد کیا تاکہ وہ یسوع کی مصلوبیت کے عمل کو پورا کرے۔

ہم پرانے عہد نامہ میں پڑھتے ہیں کہ جب خدا کسی قوم پر اپنا قہر ظاہر کرتا ہے تو اسکے برخلاف شریر حکمران کو استعمال کرتا۔

بیوک نظر کو خدا نے بہت سی اقوام پر اپنے غصب کیلئے استعمال کیا۔ باہل میں بہت سے حکمران ہیں جنہیں خدا نے سرفرازی ذلیل کیا۔ منے عہد نامہ میں ہم ہیرودیس کے بارے میں پڑھتے ہیں جس نے خدا کی تجدید نہ کی جب اسکے سامنے لوگ پکار رہے تھے ”یہ تو خدا کی آواز ہے نہ کے انسان کی“، (اعمال ۲۲:۱۲)۔ اسکے نتیجہ میں ”اسی دم خدا کے فرشتے نے اسے مارا۔۔۔ اور وہ کیڑے پر کرم گیا“، (اعمال ۲۳:۱۲)

ذہن نشین کر لیں کہ ہیرودیس تاریک بادشاہی کا باشندہ تھا لیکن وہ خدا کی عدالت سے نفع سکا۔ بے شک خدا موجوہ دور کے کسی بھی راہنماء کو ذلیل کر سکتا ہے۔

## خدا کی زبانی

### God's Personal Testimony

آئیں خدا کی معرفت پر ہمیں جو اس نے یہ میاہ نبی سے زمینی حکومت پر اپنے اقتدار اعلیٰ کے بارے میں کہا۔ ”اے اسرائیل کے گھرانے کیا میں اس کمبار کی طرح تم سے سلوک نہیں کر سکتا ہوں؟ خداوند فرماتا ہے دیکھو جس طرح مٹی کمبار کے ہاتھ میں ہے اسی طرح اے اسرائیل کے گھرانے تم میرے ہاتھ میں ہو۔ اگر کسی وقت میں کسی قوم اور سلطنت کے حق میں کہوں کہ اسے اکھاڑوں اور توڑوں اولوں اور ویران کروں۔ اگر وہ قوم جس کے حق میں میں نے یہ کہا اپنی برائی سے باز آئے تو میں بھی اس بدی سے جو میں نے اس پر لانے کا ارادہ کیا تھا باز آؤں گا۔ اور پھر اگر میں کسی قوم اور کسی سلطنت کی بابت کہوں کہ اسے بناؤں اور لگاؤں۔ اور وہ میری نظر میں بدی کرے اور میری آواز کو نہ سے تو میں بھی اس نیکی سے باز رہوں گا جو اس کے ساتھ کرنے کو کہا تھا۔“ (یہ میاہ ۱۸:۲۰۔۲۱)

کیا آپ دیکھتے ہیں کہ شیطان نے جب یسوع کو آزمایا تو اس نے اسے زمینی، انسانی اور سیاسی سلطنت کی پیشکش نہیں کی تھی؟ وہ یہ پیشکش اپنی تاریک سلطنت کی بابت کر رہا تھا۔

کیا شیطان کا انسانی حکومتوں میں اثر و سوخت ہے؟ جی ہاں، کیونکہ وہ غیر نجات یافتہ لوگوں کا روحانی خدا ہے اور انہی لوگوں کی اکثریت بر سر اقتدار ہے۔ اس کی مداخلت اتنی ہی ہوتی ہے جتنی خدا اسے اجازت دیتا ہے اور خدا جب چاہیے اس کے منصوبے کو ناکام کر دے۔ یوحنائیا یسوع کے بارے میں لکھتا ہے ”دنیا کے بادشاہوں پر حاکم ہے۔“ (مکافہ ۵:۵)

## کیا شیطان قدرتی آفات اور ناموافق موسم کا باعث ہے

### Does Satan Cause Natural Disasters and Diverse Weather?

کیونکہ وہ اس جہان کا خدا ہے، اس لیے اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ موسم کو کنٹرول کرتا ہے، قدرتی آفات، سیلاں، خشک سالی، سمندری طوفان اور بھونچال اس کی وجہ سے ہیں۔ کیا باہل ہمیں یہ بتاتی ہے؟ میں پھر بھی کہوں گا کہ ہمیں صرف ایک

حوالہ تک علم الہیات کو مدد و دہیں کر دینا چاہیے۔ جو یہ کہتا ہے ”چور نبیں آتا مگر چرانے اور مارڈا لانے اور ہلاک کرنے کو“ (یوحنا:۱۰)۔ ہم نے اکثر لوگوں کو اس آیت کا حوالہ دیتے ہوئے سنائے کہ چوری، بتاہی اور ہلاکت شیطان کی طرف سے ہے۔ ہم باہل کامطالعہ کریں تو جانیں گے کہ بعض اوقات خود خدا بتاہی اور ہلاکت لاتا ہے میں نے بہت سی مثالوں میں سے ان تین کا انتخاب کیا ہے: ”شریعت کا دینے والا اور حاکم تو ایک ہی ہے جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہے۔“

(یعقوب:۲)

”لیکن میں تمہیں جانتا ہوں کہ کس سے ڈرنا چاہیے۔ اس سے ڈرو جس کو اختیار ہے کہ قتل کرنے کے بعد جنم میں ڈالے۔ ہاں میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی سے ڈرو“ (لوقا:۵)

”بوجہن کو قتل کرتے ہیں اور روح کو قتل نہیں کر سکتے ان سے نہ ڈرو بلکہ اسی سے ڈرو جو روح اور بدن دونوں کو جنم میں ہلاک کر سکتا ہے۔“ (متی:۲۸)

اگر ہم کہیں کہ بتاہی اور ہلاکت شیطان کرتا ہے تو ہم غلطی پر ہیں، باہل میں بیشمار مثالیں ہیں کہ خدا نے لوگوں کو تباہ اور ہلاک کیا۔

ہم اکثر خود سے کہتے ہیں کہ جب یوسع نے چور کی بابت کہا جو کہ ہلاک کرنے چوری کرنے اور تباہ کرنے آتا ہے تو وہ شیطان کی بابت کہہ رہا تھا؟ ہم اس بیان کے متن کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس سے ایک آیت پیشتر یوسع نے کہا ”جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں مگر بھیڑوں نے ان کی نہ سنی“ (یوحنا:۸)۔ اگر ہم یوسع کے پورے وعظ کا مطالعہ کریں (یوحنا:۱۵) تو واضح ہو گا کہ وہ کہتا ہے کہ اچھا چراہا میں ہوں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ چور اور ڈاکوؤں سے مراد جھوٹے استاد اور نہ مبینی راجحہ میں ہیں۔

## قدرتی آفات اور نا موافق موسم کے بارے میں مختلف تاثرات

### Various Views of Adverse Weather and Natural Disasters

جب کوئی سمندری طوفان یا بھونچال آتا ہے تو ایمانداروں کے ذہن میں ایک سوال اٹھتا ہے کہ یہ کون کر رہا ہے؟ ان کے ذہن کے مطابق دو ہی شخصیات ایسا کر سکتی ہیں، خدا یا شیطان۔ بعض یہ کہتے ہیں ”خدا پر انہم نہیں لگانا چاہیے یہ لوگوں کی وجہ سے ہے۔ خدا ان کے گناہوں کا بدل دے رہا ہے۔“

اگر خدا سمندری طوفان اور بھونچال لاتا ہے تاکہ گناہوں کی سزا دے تو پھر اس کا الزام خدا سے باغی لوگوں کو جاتا ہے۔ لیکن خدا اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہے کیونکہ قدرتی آفات اس کی اجازت کے بغیر وہ نہیں ہو سکتیں۔

یا اگر یہ حقیقت ہے کہ خدا شیطان کو اجازت دیتا ہے کہ وہ لوگوں پر ان کے گناہوں کی سزا کے طور پر آفات لائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ شیطان یہ آفات لاتا ہے لیکن پھر بھی خدا اس کا ذمہ دار ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شیطان کو اس بتاہی کی اجازت دیتا ہے کیونکہ یہ آفات گناہوں کے برخلاف اس کا رد عمل ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ آفات خدا یا شیطان کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ ہماری گناہ بھری دنیا میں فطری طور پر رومتا ہوتیں ہیں۔ وہ دبئے لفظوں میں ان آفات کا ذمہ دار انسان کو سمجھتے ہیں لیکن وہ پھر بھی اصل نقطہ کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ واضح است اس سارے ماحول سے خدا کو تعلق نہیں کرتی۔ اگر قدرتی آفات ہماری گناہ بھری دنیا کا قدرتی مظہر ہے، تو یہ کس نے فیصلہ دیا تھا ظاہر ہے کہ طوفان انسان کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ اس لیے طوفان اس وقت تک نہیں بنتا جب انہیں کسی خاص حد تک جھوٹ نہ بولا جائے۔ بھونچال اس وقت تک نہیں آتے جب کسی خاص حد تک زنا کاری بڑھتی ہے۔

نہیں، اگر طوفان اور گناہ میں تعلق ہو گا تو پھر خدا شریک ہو جاتا ہے، کیونکہ طوفان گناہ کے خلاف اس کی سزا ہے۔ اگر وہ بتکا ہی آجائے ہیں تو یہ خدا کی مرضی سے ہے، پھر بھی خدا اس میں شامل ہو جاتا ہے۔

اگر قدرتی آفات اور گناہ میں کوئی تعلق نہیں تو پھر خدا نے جب دنیا بنائی تھی اس وقت کوئی خامی رہ گئی تھی جس کے سبب سے موسم خراب ہو جاتا ہے اور بھونچال آتے ہیں، خدا بے سمجھ نہیں کہ پھر بھی وہ ذمہ داری لیتا ہے جبکہ اس کی تخلیق کی ہوئی دنیا اس کے لوگوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔

## فطرت کا بانی

### There is No "Mother Nature"

ہمارے سامنے دو ممکنہ جواب ہیں کہ ہم قدرتی آفات کے سوال کا جواب دے سکیں۔ نہ تو خدا اس کا ذمہ دار ہے اور نہ ہی شیطان۔ اس سے پہلے کہ ہم باہل سے اس کا جواب تلاش کریں، آئیں ان دو ممکنہ جوابات کے بارے میں دیکھیں۔

اگر شیطان قدرتی آفات لاتا ہے تو کیا خدا اسے روک سکتا ہے یا نہیں۔ اگر خدا شیطان کو قدرتی آفات لانے سے روک سکتا ہے تو کیا وہ قدرتی آفات کی خود ذمہ داری نہیں لیتا۔ اس کی مرضی کے بغیر کبھی قدرتی آفات نہیں آسکتی۔ دوسرا جانب ہم فرض کرتے ہیں کہ خدا شیطان کو نہیں روک سکتا، لیکن وہ اسے روکنا چاہتا ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے؟

اگر خدا شیطان کو نہیں روک سکتا تو پھر وہ خدا سے زیادہ طاقتور ہے۔ تو درحقیقت یہ اسکی حمایت کرتا ہے کہ آدم کے گناہ میں گرنے سے شیطان کو اختیار حاصل ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ آدم کا معابدہ چوری کرنے کے بعد اسے قانونی حق حاصل ہے کروہ جو چاہے زمین پر کرے۔ اب خدا اسے نہیں روک سکتا کیونکہ شیطان کے پاس آدم کا اختیار ہے اور اس کی مدت ختم نہیں ہوئی۔ یعنی سادہ لفظوں میں خدا مستقبل کے بارے میں نہ جان سکا کہ آدم کے گناہ کے بعد کیا ہو گا اور شیطان ہوشیار رکھا کہ اس نے وہ اختیار حاصل کر لیا جو خدا اسے نہیں دینا چاہتا تھا۔ میں ذاتی طور پر نہیں کہوں گا کہ شیطان خدا سے زیادہ دانا ہے۔

اگر شیطان کا اختیار حاصل کرنے کا نظریہ ہے تو پھر شیطان موجودہ دور سے زیادہ طوفان اور بھونچال کیوں نہ لایا، اس نے زیادہ مسیحیوں کو ہدف کیوں نہ بنا�ا۔ (اگر آپ کہیں کہ خدا نے اسے مسیحیوں کو نشانہ بنانے نہ دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ شیطان خدا کی مرضی کے خلاف کام نہیں کر سکتا)۔

جب ہم اسے مختصر کرتے ہیں تو ہمارے سامنے اس سوال کے دو ممکنہ جوابات آتے ہیں:

(۱) خدا طوفان اور بھونچال لاتا ہے۔ یا (۲) شیطان خدا کی اجازت سے کرتا ہے۔

اس بات سے بالاتر ہو کر کہ کونسا جواب درست ہے، ہر صورت میں خدا ہی اس کا ذمہ دار ہے؟ جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ طوفان خدا کی طرف سے نہیں بلکہ شیطان اس کے حکم سے لاتا ہے تو وہ خدا کو اس سے اتعلق کرنا چاہتے ہیں۔ اگر خدا شیطان کو طوفان لانے سے روکتا ہے، موسم کے علاوہ یا نہیں، تو بھی وہ اس کی ذمہ داری لیتا ہے۔ باقی انسانوں کے گناہ کے سب سے انہیں الزام دیا جا سکتا ہے (اگر طوفان خدا نے ان کے گناہوں کی سزا کے لیے بھیجا ہو) لیکن پھر بھی یہ کہنا حماقت ہے کہ خدا کی مرضی اس میں شامل نہیں یا وہ اس کا ذمہ دار نہیں۔

## بانسل کی گواہی

### Scripture's Testimony

قدرتی آفات کے متعلق بانسل کیا بیان کرتی ہے؟ کیا بانسل بیان کرتی ہے کہ خدا یا شیطان کے سب سے آفات آتی ہیں؟ آئیں سب سے پہلے بھونچال کے بارے میں دیکھیں جس کے بارے میں بانسل زیادہ بیان کرتی ہے۔

کلام مقدس کے مطابق بھونچال تجھا رلوگوں پر خدا کا غضب ہے۔ ہم یرمیاہ میں پڑھتے ہیں ”اس کے قہر سے زمین تھرھراتی ہے اور قوموں میں اس کے قہر کی تاب نہیں“ (یرمیاہ ۱۰:۱۰)۔

یسعیاہ نے خبر دار کیا:

”رب الافاج خود گرجنے اور زلزلہ کے ساتھ اور بڑی آواز اور آندھی اور طوفان اور آگ کے مہلک شعلہ کے ساتھ تھے سزا دینے کو آئیگا“ (یسعیاہ ۲:۲۹)۔

آپ کو موسیٰ کے دور کا واقعہ یاد ہو گا جب زمین نے اپنانہ کھول کر قورح اور اس کے پیروکاروں کو نگل لیا تھا (گنتی ۱۶:۳۲-۳۳)۔ یہ خدا کے قہر کی واضح صورت ہے۔ حزنی ایل کی کتاب میں زلزلہ سے متعلقہ اور واقعات بھی ملتے ہیں (حزنی ایل ۱۳:۳۸؛ زبور ۱۸:۷؛ ۲۷:۸؛ ۴۷:۲؛ ۵۲:۲؛ ۵۳:۱؛ مکاشفہ ۲:۸؛ ۱۲:۵؛ ۱۳:۱؛ ۱۴:۱۸)۔

بانسل میں قلمبند بعض زلزلے خدا کی طرف سے بطور سر انہیں تھے، تاہم وہ خدا نے بھیج چکے۔ مثال کے طور پر متی کی انجیل کے مطابق یسوع کے مصلوب ہونے پر زلزلہ آیا (متی ۲۷:۱۵-۲۵) اور جب وہ جی اٹھا (متی ۲۸:۲)۔ کیا شیطان نے یہ کیے تھے؟

”آدمی رات کے قریب پولوں اور سیلاں دعا کر رہے تھے اور خدا کی حمد کے گیت گارہے تھے اور قیدی سن رہے تھے۔ کہ یکا یک بڑا بھونچال آیا۔ یہاں تک کہ قید خانہ کی بیوبل گئی اور اسی دم سب دروازے کھل گئے اور سب کی بیڑیاں کھل گئیں“۔

(اعمال ۱۶:۲۴)

کیا شیطان نے یہ زلزلہ بھیجا تھا؟ میر انہیں خیال کہ ایسا ہوا ہو۔ خدا کی اس قوت کے مظاہرہ سے دروغہ کی زندگی تبدیل ہو گئی۔

(اعمال: ۳۱: ۲)

اعمال کی کتاب میں صرف خدا ہی نہیں زلزلہ لایا۔ حالیہ میں نے ایک مسیحی کے بارے میں پڑھا کہ وہ معلمہ موسیات کی پیش گوئی سن کر، کہ کسی علاقاً میں زلزلہ آنے والا ہے، وہاں چلا گیا تاکہ ابلیس کے ساتھ روحانی جنگ کرے۔ کیا آپ ان کے خیالات میں غلطی دیکھ سکتے ہیں۔ ان کے لیے باہل میں لکھا ہے کہ وہ ایسے علاقے کے لوگوں کے لیے دعا کریں۔ اگر وہ ایسا کرتا تو یقیناً اپنا پیسہ اور وقت ضائع نہ کرتا۔ وہ جہاں کہیں بھی ہیں وہیں سے دعا کر سکتے ہیں۔ لیکن شیطان سے جنگ کرنا کہ زلزلہ قوم جائے، یہ باہل کے مطابق نہیں ہے۔

## طوفان کے بارے

### How About Hurricanes?

لفظ طوفان باہل میں نہیں پایا جاتا لیکن تیز ہواں کا ذکر ضرور پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ”جو لوگ جہازوں میں بحر پر جاتے ہیں۔ اور سمندوں پر کاروبار میں لگر رہتے ہیں۔ وہ سمندر میں خداوند کے کاموں کو اور اس کے عجائب کو دیکھتے ہیں کیونکہ وہ حکم دیکر طوفانی ہوا چلاتا ہے جو اس میں اہریں اٹھاتی ہے۔“ (زبور ۱۰: ۲۳ - ۲۵)

”لیکن خداوند نے سمندر پر بڑی آندھی بھیجی اور سمندر میں سخت طوفان برپا ہوا اور اندر یہ شا کہ جہاز تباہ ہو جائے۔“ (بیناہ ۳: ۴)

”اس کے بعد میں نے زمین کے چاروں کونوں پر چار فرشتے کھڑے دیکھے۔ وہ زمین کی چاروں ہواوں کو تھامے ہوئے تھے تاکہ زمین یا سمندر یا کسی درخت پر ہوانہ چلے۔“ (مکاحفہ ۱: ۱)

واضح ہے کہ خداوند ہوا کو چلاتا اور تھما تا ہے۔ پوری باہل میں صرف ایک ہی حوالہ ملتا ہے جس میں طوفان شیطان کی طرف سے آیا۔ یہ ایوب کے دور میں ہوا جب نوکرنے سے بتایا۔ ”لیکھ ابیا بیان سے ایک بڑی آندھی چلی اور اس گھر کے چاروں کونوں پر ایسے زور سے لکڑائی کہ وہ ان جوانوں پر گر پڑا اور وہ مر گئے اور فقط میں ہی اکیلانچ نکلا کہ تھجھ بخربوں۔“ (ایوب ۱: ۱۹)

ایوب پہلے باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ یہ شیطان ہی تھا جس کی وجہ سے ایوب اذیت سہہ رہا تھا۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ خدا کی اجازت کے بغیر شیطان ایوب کے پچوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ ایک دفعہ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کا طوفان پر اختیار ہے۔

## گلیل پر آندھی

### The Gale on Galile

اس شدید آندھی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے یسوع اور اس کے شاگردوں پر اس وقت حملہ کر دیا جب وہ کشتی

میں سوار ہو کر گلیل کے سمندر سے جا رہے تھے؟ یقیناً یہ شیطان کی طرف سے ہو گا کیونکہ خدا ایسا ہر گز نہیں کریگا کہ اس کشتو کو الثانیے جس میں اس کا اپنا بیٹا ہے۔ ”جس سلطنت میں پھوٹ پڑ جائے وہ براد ہو جائے گی“، خدا کیوں نکار آندھی بھیج سکتا ہے کہ یسوع اور اس کے شاگردوں کو نقصان پہنچے۔

یہ بھی بحث ہے لیکن آئیں کچھ لمحے کے لیے خاموشی سے اس کے متعلق سوچیں۔ اگر خدا نے یہ آندھی نہیں بھیجی لیکن اس نے شیطان کو اجازت دی ہو گی کہ وہ آندھی بھیجے۔ پھر دبارہ وہی سوال اٹھتا ہے: کیوں خدا نے شیطان کو آندھی بھیجنے کی اجازت دی، جو کہ یسوع اور اس کے شاگردوں کو ہلاک کر سکتی تھی؟

اس کا جواب ہے؟ شاید خدا شاگردوں کو ایمان کی بابت سیکھانا چاہتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان کو آزمارہاتھا۔ ہو سکتا تھا کہ وہ یسوع کو آزمارہاتھا جو کہ ”سب با توں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا“، (عبرانیوں ۲: ۱۵)۔ پوری طرح سے آزمائش کے لیے یسوع کو خوف سے بھی نہ رہ آزمائونا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ خدا یسوع کو جلال دینا چاہتا تھا۔ شاید مندرجہ بالا با توں کے لیے اس نے ایسا کیا۔

خدا اسرائیل کو برق قلزم کے پاس لے آیا اور وہ فرعون کی اعلیٰ فوج سے گھیرے گئے تھے۔ لیکن کیا خدا نے اسرائیل کو مغلصی نہ دی؟ کیا وہ اپنے ہی خلاف کام کرہاتھا کہ انہیں اس جگہ لے آیا جہاں ان کا قتل عام ہو سکتا تھا؟ کیا یہ اس بات کی علامت نہیں کہ سلطنت میں پھوٹ پڑ گئی؟

نہیں، خدا کا یہ ارادہ نہیں تھا کہ اسرائیلوں کا قتل ہو۔ اور نہ ہی اس کی نیت تھی کہ شیطان کو اجازت دے کہ وہ گلیل کے سمندر پر آندھی چلائے تاکہ یسوع اور اس کے شاگردوں پر جائیں۔

بائیں اس کے بارے میں کچھ بھی بیان نہیں کرتی کہ شیطان نے وہ آندھی بھیجی تھی یا خدا نے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شیطان کی طرف سے تھی کیونکہ یسوع نے اسے جھکڑا کھا۔ شاید یہ مضمون دلیل نہیں۔ یسوع نے خدا کو نہیں جھکڑا، اس نے ہوا کو جھکڑا۔ خدا بابا پ نے بھی بھی کیا ہو گا۔ اس لیے اس نے کہہ کر ہوا کو تھام دیا اور جھکڑ کر اسکو ساکن کر دیا۔ یسوع کا آندھی کو تھانا اس بات کی علامت نہیں کہ یہ شیطان کی طرف سے تھی۔

میں پھر یہی کہوں گا کہ ہمیں اپنی علم الیات کو ایک آیت پر محیط نہیں کر دینا چاہیے جو کہ کچھ بھی نہیں ثابت کر سکتی۔ میں نے بے شمار حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ خدا کا ہوا پر اختیار ہے اور بیشتر اوقات آندھی بھیجنے کا ذریعہ بھی اسے ہی سمجھنا چاہیے۔ میرا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ شیطان بے شک اس دنیا کا خدا ہے لیکن اسے یہ اختیار کلی حاصل نہیں کہ وہ جب چاہے اور جہاں چاہے طوفان بھیج دے۔

اس لیے جب بھی طوفان آئے تو ہمیں نہیں سوچنا چاہیے کہ یہ خدا کے اختیار سے باہر ہے یا وہ اسے روک نہیں سکتا۔ یسوع نے گلیل کے سمندر پر آندھی کو جھکڑا جو کہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا اگرچا ہے تو آندھی کو روک سکتا ہے۔ اگر خدا طوفان بھیجا ہے تو اس کا کوئی مقصد ہوتا ہے۔ یا اس کا موثر جواب یہ ہے کہ وہ طوفان کو اجازت کیوں دیتا ہے جو کہ تباہی کرتا ہے، اس لیے کہ وہ نافرمان لوگوں کو سزا دیتا ہے اور انہیں انتباہ کرتا ہے۔

لیکن بعض اوقات مسیحی طوفانوں سے متاثر ہوئے

## "But Hurricanes Sometimes Harm Christians"

لیکن ان مسیحیوں کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے جو قدرتی آفات سے متاثر ہوئے؟ جب طوفان یا سیلا بآیا تو اس نے صرف غیر مسیحیوں کو ہی نقصان نہیں پہنچایا۔ کیا مسیحی یوسع کی قربانی کی بدولت خدا کے غضب سے مستثنی نہیں؟ تب ہم کیے کہہ سکتے ہیں کہ ممکنہ طور پر ان قدرتی آفات کے پیچھے خدا کا ہاتھ ہے جبکہ یہ اس کے اپنے فرزندوں کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں۔ فی الحقیقت یہ سوالات مشکل پیدا کرنے والے ہیں۔ تاہم ہمیں یہ جانا ہوگا کہ ان کے جوابات آسان نہیں ہیں۔ اگر ہم ان کی بنیاد اس جھوٹی تہمید پر رکھتے ہیں کہ قدرتی آفات کے پیچھے ابلیس کا ہاتھ ہے تو پھر کیوں خدا ابلیس کو ایسے کام کرنے کی اجازت دیتا ہے جن سے خدا کے اپنے فرزند بھی متاثر ہو سکتے ہیں؟ ہمیں ابھی اس مشکل کا سامنا ہے۔

بانسل بیان کرتی ہے کہ وہ جو یوسع مسیح میں ہے وہ ”غضب کے لیے نہیں“ ہے (۱۔ تحلیلیکیوں ۹:۵)۔

اس کے ساتھ بانسل یہ بھی بیان کرتی ہے کہ ”اس پر خدا کا غضب رہتا ہے“ جو یوسع کی تابعداری نہیں کرتا (یوحنا ۳:۲۶)۔ تب کیسے خدا کا غضب نجات یافتہ لوگوں پر نازل ہوتا ہے کیونکہ نجات یافتہ لوگ غیر نجات یافتہ لوگوں کے درمیان رہتے ہیں؟ اس لیے ہمیں اس حقیقت کا سامنا کرنا چاہیے۔ خروج سے پیشتر اسرائیلی اور مصری ایک ہی جگہ رہتے تھے، اور خدا مصریوں پر جو آفات نازل کرتا تھا وہ اسرائیلیوں کو متاثر نہیں کرتی تھیں۔

(خرج ۸:۲۲۔ ۲۳:۹۔ ۲۳:۲۲۔ ۲۳:۱۳۔ ۱۳:۷۔ ۱۲:۲۳)۔ لیکن ہم مصریوں کے شانہ بہ شانہ کام کرتے ہیں اور ہمارا طرز زندگی بھی اُن کی مانند ہے۔ اس لیے اگر خدا قدرتی آفات کے ذریعے اُن کی عدالت کرتا ہے تو تب ہم پختے والے کون ہوتے ہیں؟ یقین طور پر لفظ ”بچتا“، اس سوال کے جواب کو سمجھنے کے لیے کنجی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب خدا نے زمین پر سیلا بھیجا تو نوح خدا کے پورے غضب کی زد میں آنے سے بچا۔ تاہم وہ بھی اس سے متاثر ہوئے لغیر نہ رہا جیسا کہ اُسے کشتنے کے لیے محنت کرنی پڑی اور اُسے بد بودار جانوروں کے ساتھ ایک سال تک رہنا پڑا (اتفاقاً، پرانا اور نیا عہد نامہ دونوں تسلیم کرتے ہیں کہ یہ سیلا بخدا کی طرف سے تھانے کے ابلیس کی طرف سے۔ پیدائش ۶:۱۷۔ پطرس ۵:۲)۔

جب سدوم اور عمورہ پر خدا نے آگ اور گندھک کا عذاب نازل کیا تو لوط اور اس کی بیٹیاں اس عذاب سے بچے، لیکن وہ اس بتاہی میں اپناسب کچھ کھو بیٹھے۔ شریو لوگوں پر خدا کے عذاب سے راستباز بھی متاثر ہوئے۔ بہت سال پیشتر یوسع نے یروشلم میں ایمانداروں کو خبردار کیا کہ جب وہ اپنے شہر کو اور گرد کی افواج کے محاصرہ میں دیکھیں تو بھاگ جائیں، کیونکہ یہ ”انقام کے دن ہو گے“ (لوقا ۲۱:۲۲۔ ۳۳)

70 ق۔ میں یروشلم کو رومن فوجوں کے ہاتھ میں دنیا واضح طور پر خدا کے عذاب کے مقاصد کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا کی تجدید ہو جن مسیحیوں نے مسیح کی تنبیہ پر دھیان لگایا انہوں نے اپنی جان کی امان پائی۔ لیکن انہوں نے اپنے پیچھے جو کچھ چھوڑا تھا۔ اس

سے با تھدھو نے پڑے۔ مندرجہ بالا تینوں مثالوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے جب بھی شریروں کو سزا دینے کے لیے عذاب نازل کیا تو اُس کے اپنے لوگوں کو بھی کچھ حد تک اس کا سامنا کرنا پڑتا۔ ہم ہم اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے کہ خدا ان قدر تی آفات کا ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ بعض وقوعات میں بھی متاثر ہوئے۔ تب ہمیں کیا کرنا ہوگا؟

ہم ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں جس پر خدا کی لعنت ہے، ایسی دنیا جس نے ہمیشہ خدا کے عذاب کا تجربہ حاصل کیا۔ پلوں نے لکھا ”کیونکہ خدا کا غضب اُن آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے جو حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں“، (رمیموں ۱۸:۱)۔ اُن بُرے لوگوں میں رہنے کے باعث جو اس لعنتی دنیا میں رہ رہے ہیں۔ ہم ان بُرے لوگوں پر نازل ہونے والے خدا کے عذاب سے مکمل طور پر نہیں پہنچ سکتے ہیں، اگرچہ اس عذاب کا مقصد خاص طور پر ہمیں سزا دینا نہیں ہے۔ اس بات کو جانتے ہوئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اُول، ہمیں خدا پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ یہ میاہ نبی نے لکھا:

”مبارک ہے وہ آدمی جو خداوند پر توکل کرتا ہے اور جس کی امید گاہ خداوند ہے کیونکہ وہ اُس درخت کی مانند ہو گا جو پانی کے پاس لگایا جائے اور اپنی جڑ دریا کی طرف پھیلائے اور جب گرمی آئے تو اُسے کچھ نظرہ نہ ہو بلکہ اُس کے پتے ہرے رہیں اور خشک سالی کا اُسے کچھ خوف نہ ہوا اور پھل لانے سے باز نہ رہے“، (یرمیاہ ۱:۷-۸)

غور کریں یہ میاہ نے یہ نہیں کہا کہ خداوند پر توکل رکھنے والے آدمی کو بھی خشک سالی کا سامنا نہ ہو گا۔ بلکہ گرمی اور خشک سالی آئے تو خداوند پر توکل کرنے والا آدمی اُس درخت کی مانند ہو گا جو اپنی جڑ دریا کی طرف پھیلاتا ہے۔ جب دنیا نامیدی کا شکار ہو گی تو اُس کے پاس ایک امید گاہ یعنی خداوند اُس کا مردگار ہو گا۔ اسرائیل میں قحط کے دنوں میں کوؤں کا امیاہ کو کھانا کھلانا اس کی ایک مثال ہے (۱۔ سلاطین ۱:۲-۶)۔ داؤ دنے راستبازوں کے بارے میں لکھا: ”وہ آفت کے وقت شرمندہ نہ ہو گے اور کال کے دنوں میں آسودہ رہیں گے“، (زبور ۳:۲۷-۱۹)۔ لیکن کیا قحط شیطان کی طرف سے نہیں؟ نہیں۔ پائیں مقدس کے مطابق ہر گز نہیں، خدا ہمیشہ اس کی ذمہ داری لیتا ہے۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ خدا نے لوگوں کے گناہ کی سزا کے طور پر اُن پر قحط نازل کیا۔ مثال کے طور پر،

”رب الافواح یوں فرماتا ہے کہ دیکھیں اُن کو سزا دوں گا۔ جوان تکوار سے مارے جائیں گے۔ ان کے بیٹے بیٹیاں کال سے مرنی گے“، (یرمیاہ ۱۱:۲۲)

”رب الافواح یوں فرماتا ہے کہ دیکھو میں اُن پر تکوار اور کال و بائیجیوں گا اور اُن کو خراب انجیروں کی مانند بناوں گا جو ایسے خراب ہیں کہ کھانے کے قابل نہیں“، (یرمیاہ ۱۷:۲۹)

”کہ اے آدمزاد جب کوئی ملک سخت خطا کر کے میرا گنہگار ہو اور میں اپنا ہاتھ اس پر چلاوں اور اُس کی روٹی کا عصا توڑاؤں اور اُس میں قحط بھیجوں اور اس کے انسان اور حیوان کو ہلاک کروں“، (حزقی ایل ۱۳:۱۲)

”تم نے بہت کی امید رکھی اور دیکھ کر قتوڑ اما اور جب تم اُسے اپنے گھر میں لاۓ تو میں نے اُسے اڑا دیا۔ رب الافواح فرماتا ہے کیوں؟ اس لیے کہ میرا گھر دیران ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کو دوڑا چلا جاتا ہے۔ اس لیے نہ آسمان سے اوس گرتی ہے اور نہ زمین اپنا حاصل دیتی ہے۔ اور میں نے خشک سالی کو طلب کیا کہ ملک اور پہاڑوں پر اور انانج اور نئی میں اور تیل اور

زین کی سب بیدار اور انسان و حیوان پر اور ہاتھ کی ساری محنت پر آئے۔“ (جی: ۹-۱۱)

مندرجہ بالا چھتی مثال میں ہم پڑھتے ہیں کہ اسرائیلیوں پر اُن کے گناہ کے باعث خشک سالی آئی، لیکن پھر بھی خدا نے خشک سالی بھینجنے کی ذمہ داری لی۔ اگر خدامبرے لوگوں پر قحط سالی بھیجنتا ہے اور ہم جو ان لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں، تب ہمیں خدا پر توکل کرنا چاہیے کہ وہ ہماری ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ پولوس نے اس کی تقدیم کی کہ قحط ہمیں مسح کی محبت سے علیحدہ نہیں کر سکتا۔ ”کون ہم کو سچ کی محبت سے جدا کریگا؟ مصیبত یا تنگی یا ظلم یا کال یا نگاپن یا خطرہ یا توار؟“ (رومیوں ۳۵:۸)

غور کریں کہ پولوس نے یہ نہیں کہا کہ مسیحیوں کو قحط کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ انہیں اس کا سامنا کرنا پڑے۔ حتیٰ کہ کتاب مقدس کا استاد ہونے کے ناطے وہ جانتا تھا کہ قحط شریروں کو سزا دینے کے لیے خدا کی طرف سے بھیجا جا سکتا ہے۔

## مناسب حل

### What then Shall We Do?

دوخم، دنیا پر نازل ہونے والے خدا کے عذاب سے بچنے کے لیے ہمیں فرمانبرداری کرتے ہوئے خدائی حکمت کو استعمال کرنا چاہیے۔ روح کو اپنے لیے کشتی ہنانا پڑی، لوٹ کو پہاڑوں میں سرچھپانا پڑا، یر و شلیم کے مسیحیوں کو اپنے شہر سے بھاگنا پڑا، ان سب نے شریروں پر نازل ہونے والے عذاب سے بچنے کے لیے خدا کی تابادری کی۔ اگر میں سمندری طوفان کے علاقہ میں رہتا تو پھر میں اپنا گھر مضبوط ہناتا، تاکہ ہوا میں اس کی دیواروں سے نکلا کر بے اثر ہو جائیں یا پھر میں عارضی گھر ہناتا تاکہ آسانی سے اس کو تبدیل کیا جاسکے۔ ہر ایک مسیحی کو صرف اس مددگار کے لیے دعا کرنی چاہیے جس کا یہو نے وعدہ کیا کہ وہ آئے گا ”اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا“ (یوحننا ۱۲:۱۳)۔

اعمال اباب میں ہم اگسنس نبی کے بارے میں پڑھتے ہیں، اُس نے روح کی ہدایت سے ظاہر کیا کہ دنیا میں بڑا کال پڑیگا اور وہ مکنہ طور پر یہودیہ میں رہنے والے مسیحیوں کو بھی متاثر کرے گا۔ اس لیے انہوں نے برباد اور پولوس کے ہاتھوں کی بحالی کے لیے ہدیے بھیجے۔ (اعمال ۱۱: ۲۸-۳۰)

کیا آج ایسا ہو سکتا ہے؟ یقین طور پر، یونکہ روح القدس بدل نہیں اور نہ ہی خدا کی محبت تبدیل ہوئی ہے۔ تاہم بدقسمی سے مسح کی کلیسا اور روح القدس کی نعمتوں اور ان کے ظہور کے لیے خود کو تیار نہیں کرتی اور اس طرح وہ روح کو بھاجاتے ہیں۔

(تحصلہ مکیوں ۱۹:۵)

فل گا سپل برنس میں کے بانی اور صدر Demos shakarian اپنی سوانح عمری میں لکھتا ہے کہ کیسے خدا نے 1800 صدی کے آخر میں Armémia میں رہنے والے مسیحیوں سے ایک ان پڑھاڑ کے ذریعے با تین کیس اُس نے انہیں آنے والی عالمگیر تباہی سے باخبر کیا اور نتیجہ کے طور پر ہزاروں پنیخ کا مثل مسیحی جو اس طرح کی فوق النظرت باتوں پر ایمان رکھتے تھے ملک چھوڑ کر چلے گئے اور Shakarin کے باپ دادا بھی ان میں شامل تھے۔

مختصر اس کے بعد ترکش حملہ آور نے آرینا (Armenia) پر حملہ کیا اور آرینا کے ہزاروں باشندے باشمعول وہ مسیحی جنہوں نے خدا کی تابعداری کرنے سے انکار کیا موت کے گھٹ اتارے گئے۔ ہمیں خدا کی تابعداری کرنی چاہیے نہیں تو ہمیں خدا کے ایسے عذاب کا تجربہ حاصل کرنا ہوگا، اگرچہ وہ نہیں چاہتا۔ لیش نے اُس عورت کو ایک دفعہ ہدایت کی؛ ”اور لیش نے اُس عورت سے جسکے بیٹے کو اُس نے جلا یا تحابی کہا تھا کہ اُنھوں نے اپنے کنہ سیست جا اور جہاں کہیں تو رہ سکے وہاں رہ کیونکہ خداوند نے کال کا حکم دیا ہے اور وہ ملک میں سات برس تک رہیگا۔“ (۲- سلاطین ۸:۱)

## تابعداری اور حکمت

### Obedience and Wisdom

مکافہ کی کتاب میں ہم پڑھتے کہ خدا نے لوگوں کو خبردار کیا کہ وہ بائل کو چھوڑ دیں، نہیں تو وہ بھی اس کے ساتھ خدا کی سزا کا عذاب اٹھائیں گے؛ ”پھر میں نے آسمان میں کسی اور کو یہ کہتے سننا کہ اے میری امت کے لوگو! اُس میں سے نکل آؤ تا کہ تم اُس کے گناہوں میں شریک نہ ہو اور اُس کی آنتوں میں سے کوئی تم پر نہ آجائے۔ کیونکہ اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں اور اُس کی بدکاریاں خدا کو یاد آئی ہیں..... اس لیے اُس پر ایک یہ دن میں آفتنیں آئیں یعنی موت اور خدا کا اور وہ آگ میں جلا کر خاک کر دی جائیں گی کیونکہ اُس کا انصاف کرنے والا خداوند خدا تو ہے۔“ (مکافہ ۳:۱۸، ۵:۲)

مختصر ایکہ خدا کو موم اور قدرتی آفات پر اختیار حاصل ہے۔ بائل میں خدا نے بارہاں کو ثابت کیا کہ وہ قدرت کا خداوند ہے۔ اُس کا نوح کے زمان میں چالیس دن تک بارش بر سانا، اُس کا اسرائیل کے دشمنوں پر آنتوں کا بھیجننا اور اس کا گلیل کے دریا میں طوفان کو جھپٹنا وغیرہ۔ وہ جیسا کہ یسوع نے کہا ”آسمان اور زمین کا خداوند“ ہے (متی ۱۱:۲۵)۔ فطرت پر خدا کے اختیارات کے ثبوت کے لیے مندرجہ ذیل حوالہ جات کو پڑھیں۔

یشور ۱۰:۱، ایوب ۳۸-۳۹، یرمیا ۵:۲۲-۲۳، ۱۰:۳۱-۳۵، زبور ۷:۲۵-۲۹، ۷:۲۸، ۱۰:۵، ۲۹-۳۵؛  
۱۰:۱۲، ۱۱:۳۳-۳۷، ۱۲:۶-۷، ۱۳:۱۵، ۱۴:۸، ۱۵:۱۸، ۱۶:۵، ۱۷:۱۲، ۱۸:۵، اعمال ۱۱:۱۰۵

## چند سوالوں کے جوابات

### A Few Questions Answered

اگر خدا کا کال، سیالب اور زلزوں سے لوگوں کی عدالت کرتا ہے تو پھر ہم جو خدا کے نمایاں ہے یہی ہمارا اُن لوگوں کی راہنمائی کرنا اور انہیں تکلیفوں سے چھپڑانا غلط ہوگا جنہیں خدا سزا دے رہا ہے، نہیں۔ ہمیں یہ جانتا چاہیے کہ خدا ہر ایک سے محبت رکھتا ہے حتیٰ کہ اُن سے بھی جن کی وہ عدالت کرتا ہے۔ یہ ہمارے کا انوں کو سنتا ہے اعجیب لگے گا کہ اُس کا قدرتی آفات کے ذریعے عدالت کرنا حقیقت میں اُس کی محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ قدرتی آفات کے ذریعے، خدا اپنے پیاروں کو خبردار

کرتا ہے کہ وہ مقدس اور انصاف کرنے والا ہے اور یہ کہ وہ گناہ کی سزا دیتا ہے۔ خدا لوگوں کو آگ کی جھیل سے بچانے کے لیے ان پر عارضی تکلیفیں بھیجتا ہے تاکہ وہ جانیں کہ انہیں نجات دہنہ کی ضرورت ہے، یہ محبت ہے۔ جب تک لوگوں میں سانس باقی ہے خدا ان پر رحم کرتا ہے۔ اگرچہ وہ اس کے حق دار نہیں اور ان کے لیے یہ وقت توبہ کرنے کا ہے۔ وہ لوگ جو خدا کے عارضی غصب کا تجربہ حاصل کر رہے ہیں، ہم شفقت اور اہمیت کے ذریعے لوگوں کے لیے خدا کی محبت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ خدا لوگوں کو ابدی غصب سے بچانے کے لیے ان پر عارضی عذاب نازل کرتا ہے۔ قدرتی آفات دنیا کو یوسع کے لیے حاصل کرنے کے موقعے ہیں، جس کے لیے وہ مرًا۔ کیا اس زندگی میں لوگوں کے پاس انجیل کی خوبخبری لے کر جانا نہایت اہم نہیں؟ ابدیت کے پیش نظر قدرتی آفات کے ذریعے لوگوں کا تکلیفیں اٹھانا ان لوگوں کی تکلیفوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں جو آگ کی جھیل میں ڈالے جائیں گے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مصیبت کے وقت انجیل کو زیادہ قبول کرنے والے ہوتے ہیں بالکل میں اس انوکھی بات کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ اسرائیل کا غیر قوموں کے ہاتھوں ظلم اٹھانے کے ذریعے توبہ کرنا، یوسع کی تمثیل میں صرف بیٹھے کا توبہ کرنا۔

## آئیں سچائی کو بیان کریں

### Let Us Tell the Truth

سندری طوفان اور بھونچاں کے بعد لوگوں کو کیا پیغام دینا چاہیے؟ اگر وہ اپنی تکلیف وہ حالت کا جواب علم الٰہ کی روح سے طلب کریں تو ہمیں کیا جواب دینا چاہیے؟ آئیں بالکل کی تعلیم سے وفادار رہتے ہوئے لوگوں کو بتائیں کہ خدا مقدس ہے۔ اور ان کا گناہ مقابل سزا ہے۔ آئیں انہیں بتائیں کہ یہ خدا کا عارضی عذاب ہے اور یہ ابدی عذاب کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اور انہیں بتائیں کہ اگرچہ ہم اس لائق ہیں کہ جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں۔ تاہم خدا اپنے رحم کی بدولت ہمیں یوسع پر ایمان لانے اور توبہ کرنے کا موقعہ دیتا ہے۔ ہم صرف یوسع تھج کی بدولت ہی خدا کے غصب سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں لوگوں کو خدا سے ڈرانا نہیں چاہیے کچھ لوگ پوچھیں گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اس کا جواب بالکل میں دیا گیا ہے ”خداوند کا خوف علم کا شروع ہے“ (امثال ۱:۷)۔ جب تک لوگ خداوند کا خوف نہیں کھاتے، وہ یقیناً کچھ نہیں جانتے۔

**اگر لوگ خدا پر غصہ ہوتے ہیں تو کیا ہو گا؟**

### What if People Become Angry With God?

لیکن کیا لوگ اپنی تکلیفوں کی بدولت خدا پر غصہ نہیں ہو سکتے؟ شاید وہ غصہ ہوں، لیکن ہمیں فروتنی سے انہیں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے تکبر پر نظر کریں۔ کسی کو کوئی حق نہیں کہ وہ خدا سے شکایت کرے کیونکہ ہم جہنم کی سزا کے حق دار ہیں۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ خدا پر بزبرانے کی بجائے اُس کی تجدید کریں کیونکہ وہ اپنی محبت کی بدولت ہمیں خبردار کرتا ہے۔ خدا اختیار

رکھتا ہے کہ وہ لوگوں کو اُن کے خود غرض راستوں پر چلنے کے لیے چھوڑ دیں جو جنم کی طرف کو جاتے ہیں۔ لیکن خدا لوگوں سے محبت کرتا ہے اور وہ ہر روز لوگوں کو بلا تا ہے۔ وہ خاموشی کے ساتھ لوگوں کو سب کے درخت کے پھولوں، پرندوں کے گیتوں، پپاراؤں کی بیبیت اور ستاروں کی چمکنے کے ذریعے بلا تا ہے۔

وہ لوگوں کو اُن کے نمیر کی آواز سے بلا تا ہے۔ وہ اپنے بدن یعنی کلیمیاء اور اپنے روح القدس کے ذریعے لوگوں کو بلا تا ہے۔ لیکن وہ اس کے بلاوے کو نظر انداز کرتے ہیں۔ یقینی طور پر یہ خدا کی مرضی نہیں کہ لوگ تکلیف اٹھائیں مگر جب وہ اسے نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ اُن سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اُن کی توجہ حاصل کرنے کے لیے اُن پر عارضی عذاب نازل کرتا ہے۔ سمندری طوفان، بھونچاں، سیلاں اور کال اُس کے عارضی غضب کی چند ایک مثالیں ہیں۔ خدا امید کرتا ہے کہ یہ آفتین لوگوں کو حلیم اور فروتن بنائیں گی۔

## کیا خدا نا انصاف ہے؟

### Is God Unfair in His Judgment

جب ہم باجبل کی روح سے خدا اور دنیا پر نظر کرتے ہیں تو ہم صحیح سوچ رہے ہوتے ہیں۔ باجبل کے پیش نظر ہر کوئی خدا کے غصب کا احتقار ہے لیکن خدار جم ہے۔ جب تکلیفیں اٹھانے والے لوگ کہتے ہیں کہ وہ خدا کے اچھے برتاوے کے حق دار ہیں تو اسے دلی طور پر صدمہ ہوتا ہے خدا ہر ایک پر اُن کے حق سے بڑھ کر حرم کرتا ہے۔ لوقا کی انجیل میں ہم پڑھتے ہیں کہ یسوع نے ایک دفعہ دو عارضی آنفوں کی تفسیر کی۔ ”آس وقت بعض لوگ حاضر تھے جنہوں نے اُسے اُن گلیلیوں کی خردی جن کا خون پیلا اس نے اُن کے ذمہوں کے ساتھ ملایا تھا۔ اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ اُن گلیلیوں نے جو ایسا دُکھ پایا کیا وہ اس لیے تمہاری دانت میں اور سب گلیلیوں سے زیادہ گنہگار تھے؟ میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں بلکہ اگر تم تو بہنے کرو گے تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے میا کیا وہ انخوارہ آدمی جن پر شیوخ کا برج گرا اور دب کر مر گئے تمہاری دانت میں یہ شہیم کے اور سب رہنے والوں سے زیادہ قصور و اوراق تھے؟ میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں بلکہ اگر تم تو بہنے کرو گے تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے۔“ (لوقا ۱:۱۳-۱۵)

وہ گلیلی جو پیلا اس کے ہاتھوں قتل ہوئے یہ کہہ سکتے تھے ”خانے ہمیں پیلا اس کے ہاتھ سے بچانے میں نا انصافی سے کام لیا ہے۔ نہیں، وہ گنہگار تھے اور قتل ہونے کے لائق تھے۔ اور یسوع کے کہنے کے مطابق، زندہ نہیں والے باقی گلیلی یہ خیال نہ کریں کہ اُن کا گناہ قتل ہونے والوں سے کم تھا۔ انہوں نے خدا کی محبت حاصل نہیں کی بلکہ اُن پر خدا کار حرم ہوا ہے۔ یسوع مسیح کا پیغام واضح تھا: ”تم سب گنہگار ہو۔ اور گناہ کی سزا ہے۔ اب تم خدا کے حرم کی بدولت زندہ ہو۔ پس تو بہ کرو اس سے پیشتر کہ بہت دیر ہو جائے۔“ یسوع نے خدا کے حکم کے بارے میں تمثیل دیتے ہوئے اپنی تفسیر کا بتیا۔

”پھر اُس نے یہ تمثیل کی کہ کسی نے اپنے تاکستان میں ایک انجیر کا درخت لگایا تھا۔ وہ اس میں پھل ڈھونڈنے آیا اور نہ پایا۔ اس پر اُس نے باغبان سے کہا کہ دیکھو تین برس سے میں اس انجیر کے درخت میں پھل ڈھونڈنے آتا ہوں اور نہیں پاتا۔ اسے

کاٹ ڈال۔ یہ زمین کو بھی کیوں روکے رہے؟ اُس نے جواب میں اُس سے کہا اے خداوند اس سال تو اور بھی اُسے رہنے دے تاکہ میں اس کے گردھالا کھودوں اور کھادوں۔ اگر آگے کوچھلا تو خیر نہیں تو اس کے بعد کاٹ ڈالنا۔“

(لوقا: ۹-۱۳)

اس تمثیل میں خدا کے حرم اور انصاف کی تصویری کی گئی ہے۔ خدا کا انصاف پکارتا ہے کہ ”مر جھائے ہوئے درخت کو کاٹ دو“ لیکن اُس کا حرم درخواست کرتا ہے ”نہیں، اسے پھل لانے کے لیے اور وقت دو“ ہر وہ میسیحی جس میں یہ یوں نہیں وہ اس درخت کی مانند ہے۔

## کیا ہم سمندری طوفان اور سیلا ب کو جھڑک سکتے ہیں؟

### Can We Rebuke Hurricanes and Floods?

قدرتی آفات کے متعلق ایک آخری سوال: کیا یہ حق نہیں کہ اگر ہم رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان رکھتے ہیں تو ہم قدرتی آفات کو رونما ہونے سے روک اور جھڑک سکتے ہیں؟ ایمان رکھنے کا مطلب ہے کہ خدا کی ظاہر کردار مرضی پر ایمان لانا۔ پس ایمان خدا کے کلام پر ہونا چاہیے نہیں تو یہ ایمان نہیں بلکہ امید ہے۔ باطل میں کہیں بھی خدا نہ ہم سے یہ وعدہ نہیں کیا کہ ہم سمندری طوفان کو جھڑک سکتے ہیں اور تھام سکتے ہیں۔ اس لیے ایسی کوئی صورت نہیں کہ کوئی شخص ایسا کرنے پر ایمان رکھے۔ میں اس کی مزید وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ کوئی شخص ایمان سے اُس وقت ہی طوفان کو جھڑک سکتا ہے جب وہ جانتا ہو کہ خدا نہیں چاہتا کہ یہ طوفان متعلقہ علاقے میں تباہی کرے۔ جیسا کہ ہمیں کلام مقدس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا ہوا پر اختیار رکھتا ہے اور وہی طوفان لانے کا ذمہ دار ہے، اس لیے اُس وقت ممکن ہے کہ کوئی شخص مضبوط ایمان سے طوفان کو روک سکتا ہو، جب خدا اُس پر واضح کرے۔ یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ خدا نے اُس طوفان کی بابت اپنا ذہن تبدیل کر لیا ہو۔ یہ یا تو کسی کی دعا کے نتیجے میں ہو سکتا ہے کیونکہ خدا ترس دکھانا چاہتا ہے۔ یا پھر اس علاقے کے لوگوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی ہوا رخدانے ان سے سزا نال دی ہو۔ (نیوہ کی کہانی اس کی عدمہ مثال ہے)

خدا کا ذہن تبدیل ہونے کے بعد بھی کوئی ہوا کو جھڑک نہیں سکتا۔ جب تک کہ خدا اسے اجازت نہ دے کہ وہ ایسا کرے۔ صرف یہ یوں ہی تھا جس نے ہوا کو جھڑکا اور ساکن کر دیا۔ ہم صرف اس صورت میں ایسا کر سکتے ہیں اگر خدا ہمیں مضبوط ایمان کی نعمت دے۔ جو کہ روح کی نعمتوں میں سے ایک ہے (۱۔ کریمیوں ۱۲:۷۔ ۱۱)۔ روح کی دوسری نعمتوں کی طرح ایمان کی نعمت ہماری مرضی سے نہیں بلکہ روح کی مرضی سے کام کرتی ہے (۱۔ کریمیوں ۱۲:۱۱۔ ۱۲)۔ جب تک خدا آپ کو خاص ایمان کی مضبوطی نہ دے کہ آپ آنے والے طوفان کو جھڑکیں اس وقت تک آپ ایسا کرنے کی حقی نہ کریں، بظاہر تو یہ ایمان دکھائی دے گا۔ اگر خدا نے کہا تو پھر آپ راستے میں نہ آئیں، میں بھی کہوں گا کہ آپ اس علاقے کے لوگوں کے لیے دعا کریں کہ خدا ان پر حرم کی کرے۔ ایسے دعا کریں کہ انہیں توبہ کا مزید موقع ملے۔

نوٹ کریں جب پلوں کو قید کر کے روم بھجا جا رہا تھا تو کشتی دو ہفتے تیز آندھی کی زد میں رہی۔ اس نے اسے نہ جھڑکا (اعمال ۲۷:۱۳۔ ۳۳:۲۷)۔ اس نے ایسا اس لیے نہ کیا کیونکہ وہ یہ کام نہیں کر سکتا تھا۔ خدا نے اس کے ساتھ باقی لوگوں کو بھی بچالیا اور کشتی ٹاپو میں جا گری (اعمال ۲۷:۲۶، ۳۳:۲۶)۔ میں اسے اس طرح سے سوچتا ہوں کہ خدا نے انہیں اس لیے بچایا کیونکہ پلوں نے ان کے لیے دعا کی تھی۔